www.alsajda.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ اور زکوٰۃ

تالیف وتخریج

فضیلۃ الشیخ محمد بن زیاد حفظہ اللہ

از تحقیق و افادات

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ

بیت العرب

مجید گلشن 22-3-709 to 712 پرانی حویلی

حیدرآباد۔اے پی

www.alsajda.com

www.alsajda.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	**روزہ اورزکوۃ**
نام مولف	:	محمد بن عبدالمجید بن زیاد
اشاعت اول	:	2014ء
کتابت وطباعت	:	**شارپ کمپیوٹرز دملک پیٹ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد-9392427796**

بيت العرب

مجید گلشن 22-3-709 to 712 پرانی حویلی

حیدرآباد۔اے پی۔فون:+91-9618186564

www.alsajda.com

Email:- info@alsajda.com, infoalsajda@gmail.com

www.alsajda.com

www.alsajda.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

www.alsajda.com

www.alsajda.com

فہرست

ابتدائیہ	۱۱
روزہ	۱۳
فرض صیام یعنی وہ صیام جو ضروری ہے	۱۴
فضیلت صوم (روزہ)	۱۵
روزہ کا مقصد	۱۶
فضائل روزہ	۱۶
روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں	۱۷
روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا	۱۷
روزہ افطار کے وقت جہنم سے آزادی	۱۸
روزے کی خصوصی اہمیت	۱۸
رمضان کے مہینے میں روزہ خوار	۲۰
قرآن اور روزہ	۲۲
رمضان کی ابتداء وانتہا	۲۲
نیا چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھے	۲۳
نیتِ روزہ	۲۴
فرض روزوں کی نیت	۲۵
دکھاوے کا روزہ	۲۶

www.alsajda.com

سحری اور افطاری	۲۶
افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا	۲۷
سحری کھاتے ہوئے اگر اذان ہو جائے	۲۸
روزہ افطار کرنے کا وقت	۳۰
کھجور پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے	۳۰
روزہ افطار کرانے والے کا اجر	۳۱
افطار کے وقت کی دعا	۳۱
افطار کرانے والے کے حق میں دعا	۳۲
وہ کام جن کے کرنے سے روزہ خراب نہیں ہوگا	۳۳
روزہ میں مسواک	۳۳
روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا یا پانی نہانا	۳۴
سر میں تیل لگانا، کنگھی کرنا، آنکھوں میں سرمہ لگانا	۳۴
روزہ کی حالت میں احتلام	۳۵
غسل جنابت	۳۶
روزہ کی حالت میں بغیر شہوت کے بیوی سے بوسہ لینا	۳۶
روزہ میں پچھنا لگوانا	۳۷
روزہ کی حالت میں یہ کام ناجائز ہے	۳۷
فقال انی صائم (کہو میں روزے سے ہوں)	۳۸
شہوت کی حالت میں بیوی کے قریب جانا؟	۳۹

www.alsajda.com

روزے کی حالت میں کلی کرنا	۳۹
روزہ میں سہولت دینا	۴۰
حیض ونفاس والی عورت کا روزہ	۴۰
حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزہ نہ رکھے	۴۱
بوڑھے لوگ اور بیماری والے افراد کا روزہ	۴۱
رخصت کے باوجود روزہ	۴۲
صلاۃ تراویح	۴۳
خواتین صلاۃ تراویح کیلئے مسجد جاسکتی ہیں	۴۵
صلاۃ مغرب کی طرح دوتشہداور ایک سلام سے وتر؟	۴۶
دعائے قنوت رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد	۴۷
دعائے قنوت	۴۷
قرآن تین رات سے کم میں مکمل کرنا؟	۴۸
ایک شب شبینہ غیر مسنون ہے	۴۹
سجدہ تلاوت کی دعاء	۵۰
نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا	۵۰
صلوۃ نوافل میں تھکاوٹ	۵۲
قضا روزے	۵۲
مرنے والوں کے قضا روزے	۵۳
نفل روزوں کی قضا	۵۴

www.alsajda.com

گھنے بادل کی وجہ سے کچھ کھالیا	۵۵
روزے کی حالت میں جماع	۵۵
روزے کا کفارہ	۵۶
روزے میں قئے	۵۸
نفل روزے	۵۸
شوال کے روزے	۵۹
ایام بیض کے روزے	۵۹
۹ (عرفہ) کا روزہ	۶۰
۹ اور ۱۰ محرم کا روزہ	۶۰
ممنوع روزے	۶۱
اعتکاف کے احکام	۶۲
اعتکاف کا وقت اور جگہ	۶۲
اعتکاف کرنے والے کی بیوی سے ملاقات	۶۳
عورتوں کا اعتکاف	۶۴
اعتکاف کچھ دن	۶۴
لیلۃ القدر (شب قدر)	۶۵
آخری عشرہ میں لیلۃ القدر	۶۶
تلاوت قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ	۶۷
لیلۃ القدر کی دعا	۶۸

www.alsajda.com

www.alsajda.com

صدقہ فطر	۶۹
صلاۃ عید	۷۰
عید الفطر	۷۲
تکبیرات	۷۳
صلواۃ عیدین کا طریقہ	۷۴
رمضان میں عمرہ	۷۴
فتاوی: فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ	۷۷
فتاوی: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ	۸۰
فتاوی: فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین حفظہ اللہ	۷۸
زکوٰۃ	۸۳
زکوٰۃ کے احکام	۸۴
قرآن اور زکوۃ	۸۵
زکوۃ اور دعائے رحمت	۸۷
زکوۃ اور ایمان	۸۷
اقتدار کا حصول اور زکوٰۃ کا نفاذ	۸۷
زکوۃ کی نیت	۸۸
دکھاوے کی زکوۃ	۸۸
زکوۃ کی اہمیت	۸۹
زکوۃ کا منکر	۸۹

www.alsajda.com

www.alsajda.com

زکوۃ دینے والا جنتی ہے	۹۱
زکوۃ نہ دینے والے	۹۲
روپیہ پیسہ قیامت کے دن سانپ	۹۴
تارک الزکوۃ	۹۵
زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے	۹۶
قحط میں مبتلا	۹۶
رسول اللہ ﷺ کی لعنت	۹۷
زکوۃ فرض ہونے کی تاریخ	۹۷
زکوۃ فرض ہے	۹۸
زکوۃ فرض ہونے کی مدت	۹۸
نبی ﷺ کی دعاء	۹۹
زکوۃ کا مال چھانٹ کر نہ لے	۱۰۰
سال مکمل ہونے سے پہلے زکوۃ	۱۰۱
زکوۃ کا حساب	۱۰۱
مال زکوۃ میں چوری	۱۰۳
پارٹنرشپ میں زکوۃ	۱۰۴
وہ چیزیں جن پر زکوۃ فرض ہے	۱۰۴
زمینی پیداوار مثلاً گندم، جو، کشمش؟	۱۰۵
بارش سے سیراب ہونی والی زمین کی شرح زکوۃ	۱۰۵

www.alsajda.com

www.alsajda.com

خرص کا طریقہ	۱۰۶
خزانہ (دفینہ) کی زکوۃ	۱۰۷
مویشیوں کی زکوۃ	۱۰۸
وہ چیزیں جن پر زکوۃ نہیں ہے	۱۰۸
زکوۃ کے مستحقین	۱۰۹
وہ لوگ جن کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی	۱۱۲
انٹرنیٹ اور زکوۃ	۱۱۳
زکوۃ نکالنے کا طریقہ فارم	۱۱۵
مدلل حوالہ جات	۱۱۸

.....

www.alsajda.com

www.alsajda.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتدائیہ

الحمد لله نحمده ، و نستعينة و نستغفره و نو من به و نتو كل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له، و اشهد ان لا اله الا لله وحده لاشريک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله ﷺ والصلوة و السلام على رسوله محمد ﷺ وعلى اله و اصحابه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين :

اما بعد! آج دنیا میں لکھنے والوں کی کمی نہیں ہے اور بولنے والوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں ہے مگر دل کی گہرائیوں سے قرآن وسنت پرعمل کرنے ولوں کی تعداد گھٹتی جارہی ہے۔ بدعملی ، بدکرداری عروج بام پر ہے۔ ظاہری طور پر سنورنا، دکھاوا ایک ضروری امر بن گیا ہے اور باطنی اصلاح اور نفس کے تزکیہ کی فکر وعمل اکثر ذہنوں سے فرار ہو چکا ہے۔ اب تو ظاہری قول وفعل پر ایمان کا دارومدار بتایا جارہا ہے جبکہ نفس کا تزکیہ انسانی زندگی کا اہم تقاضا ہے۔

اللہ عزوجل نے اس کو با تمام و با کمال کرنے کیلئے صوم (روزہ) اہل ایماں پرفرض کیا ہے۔ اسلام کے اراکین خمسہ میں پانچواں رکن ہے۔

عن ابى عمرؓ قال : قال رسول الله ﷺ (بنى الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمد رسول الله و اقام الصلاة و ايتاء الزكاة و الحج و صوم رمضان .

www.alsajda.com

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ کلمہ شہادت اشھد ان لا اله الا الله و ان محمد رسول الله ، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا۔ حج اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(صحیح بخاری جلد ۱/۱۰، صحیح مسلم جلد ۱/۴۵، سنن ترمذی جلد ۵/۵)

اور یہ اہم فریضہ ہے جو اہل ایماں پر لازم کیا گیا ہے۔ صوم (روزہ) ہر پیغمبر کے دور میں ان کے پیروکاروں پر فرض تھا۔ یہی سلسلہ قیامت تک امت مسلمہ میں فرض کی حیثیت سے ساری و جاری ہے۔ روزہ درحقیقت ایک بہت بڑے تذکیہ نفس کی اصلاح کا پروگرام ہے جو مومن کے اسلام کے دامن میں آتے ہی اس کے اندرون کو منور اور بیرون کو مصفیٰ کرنے کیلئے موزوں اور بہترین ذریعہ ہے۔ جس سے نفس انسانی کے اندر اور باہر کی تمام قباشتوں اور برائیوں کا تدارک ہوتا ہے۔ اور باطن منزہ ہو جاتا ہے۔

میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ایک جامع مواد آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ تاکہ بڑی بڑی کتابوں کو دیکھنے کے بجائے مختصر میں پورا مواد مدلل تحقیق کے ساتھ قارئین کو دستیاب ہو۔ رب ذوالجلال والاکرام اپنے حضور میں اس کوشش کو قبولیت عام بخشے اور میرے والدین اور تمام اہل ایماں کے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

ابوسنان محمد بن زیاد
حیدرآباد دکن

www.alsajda.com

www.alsajda.com

روزہ

www.alsajda.com

www.alsajda.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزہ

الصیام یا الصوم (روزہ) کے لفظی معنی کسی چیز کے رکے رہنے کے ہیں ۔قرآن مبارک میں سیدہ مریمؑ کے متعلق ارشاد ہے کہ انہوں نے کہا: ''انی نذرت للرحمن صوما o'' (میں نے رحمٰن کیلئے رکے رہنے یعنی بات چیت سے رکنے رہنے کی نذر مانی ہے)'' شریعت میں اس سے مراد مخصوص وقت میں مخصوص چیزوں سے مخصوص شرائط کے ساتھ رکے رہنا ہے۔

(تفسیر طبری جامع البیان شاکر جلد ۲ /۴۸۲ ،نیل الاوطار جلد ۴ /۱۵۹)

فرض صیام یعنی وہ صیام (روزہ) جو ضروری ہے

رمضان کے مہینے کے صیام یعنی روزے فرض ہیں۔ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اسے چاہئے کہ اس مہینے میں روزے رکھے۔قرآن میں ذکر آیا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَیۡكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ o

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کردیئے گئے جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے۔اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔

(سورہ بقرہ ۱۸۳)

www.alsajda.com

فضیلت صوم (روزہ)

روزہ اور روزہ دار کی فضیلت میں کئی مستند احادیث نبی ﷺ سے ثابت ہے۔اختصار کے خیال سے ذیل میں ہم ان میں سے تین کا ذکر کریں گے۔

عن سهيل بن سعدؓ قال: قال رسول الله ﷺ (ان فی الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون يوم القيامة لا يدخل منه احد غيرهم)

سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے، جس کا نام ریّان (سیرابی) ہے۔قیامت کے روز آواز دی جائے گی: روزہ دار کہاں ہیں؟'' جب آخری روزہ دار داخل ہو جائے گا تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا''۔

(صحیح بخاری جلد۳ /۲۵، صحیح مسلم جلد۲ /۸۰۸)

عن عبدالله بن عمروؓ ان رسول الله ﷺ قال (الصيام و القرآن يشفعان للعبد يوم القيامة يقول الصيام ای رب منعته الطعام و الشهوة فشفعنی فيه. و يقول القرآن منعته النوم بالليل فشفعنی فيه. قال فيشفعان)

عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندہ کیلئے سفارش کریں گے روزہ کہے گا ''اے میرے پروردگار! میں نے اس بندہ کو کھانے پینے اور اپنے خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما''۔قرآن کہے گا ''اے میرے رب! میں نے اس بندہ کو رات (قیام کیلئے) سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے

www.alsajda.com

میں میری سفارش قبول فرما‘‘۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱/۱۱۹، معجم الکبیر طبرانی جلد ۳/۳۸)

قال رسول الله ﷺ اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنتة و فی روایة فتحت ابواب السماء و فی روية فتحت ابو اب الرحمة

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دواز ے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری جلد ۳/۳۲، صحیح مسلم جلد ۱/۴۳۶)

روزہ کا مقصد

روزہ کا مقصد بندے میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ ہی روزہ کا وصف ہے۔ قرآن میں ذکر آیا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گی۔

(سورہ بقرہ ۱۸۳)

فضائل روزہ

ان رسول الله ﷺ قال الصیام جنة ......والزی نفسی بیده لخلوف فم الصائم اطیب عند الله تعالی من ریح المسک (قال الله تعالی) یترک طعامه و شرابه و شهوته من اجلی الصیام لی و انا اجزی به

www.alsajda.com

الحسنة بعشر امثالها

روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ عزوجل کے نزدیک عطر مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالی فرماتے ہیں بندہ میرے لئے کھانا پینا اور شہوت ترک کردیتا ہے میں ہی اس کا اجر عطا کروں گا۔

(صحیح بخاری جلد۳/۳۱، صحیح مسلم جلد۱/۴۶۵)

روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں

عن ابی ہریرہؓ قال : قال رسول الله ﷺ وللصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر فرح بفطره و اذا لقى ربه فرح بصومه)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ فرحت حاصل کرے گا اولاً جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے، ثانیاً جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزہ کے بدلے میں اپنے رب سے انعام پائے گا، تو خوش ہوگا۔

(صحیح بخاری جلد۳/۳۶، صحیح مسلم جلد۲/۸۰۷)

روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا

عن عبدالله بن عمرو ﷺ ان رسول الله ﷺ قال (الصيام و القرآن يشفعان للعبد يوم القيامة يقول الصيام اى رب منعته الطعام و الشهوة فشفعنى فيه. ويقول القرآن منعته النوم بالليل فشفعنى فيه قال فيشفعان)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کیلئے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا، اے میرے رب! میں نے اس بندہ کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا

www.alsajda.com

،لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کیلئے) سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(صحیح الجامع الصغیر جلد۲/۲۰۷، صحیح الترغیب والترہیب، البانی، جلد۱/۲۳۸)

روزہ افطار کے وقت جہنم سے آزادی

روزہ وہ مبارک فریضہ ہے جس کے اختیار کرنے پر مومن کو مژدہ دیا جاتا ہے کہ وہ روزہ افطار کرتے وقت اللہ عز وجل کے حضور جب رجوع ہوتا ہے تو پروانہ آزادیٔ جہنم اسے عطا کیا جاتا ہے۔

عن جابرؓ قال :قال رسول الله ﷺ (ان لله عند کل فطر عتقاء و ذلک فی کل لیلة)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ ہر روز افطار کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

(صحیح سنن ابن ماجہ للا لبانی جلد۱/۵۲۶، مسند احمد بن حنبل جلد۳۶/۵۳۸)

روزے کی خصوصی اہمیت

وہ لوگ بدنصیب ہیں جن کے مقدر میں روزہ جیسا مبارک فریضہ اختیار کرنے کی سعادت نہیں ملتی کیونکہ انہوں نے اسے حقیر سمجھا اور اس کے خلاف نفس کے آغوش میں چلے گئے ۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ کے رسول آخریں ﷺ کے پاس جبرئیل امینؑ پیغام لاتے ہیں۔

عن کعب بن عجرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ (احضرو المنبر فحضرنا فلما ارتقی درجه قال (آمین) فلما ارتقی الدرجة الثانیة

www.alsajda.com

قال (آمین) فلما ارتقی الدرجة الثالثة قال(آمین) فلما نزل قلنا یا رسول الله ﷺ !لقد سمعنا منک الیوم شیئا ماکنا نسمعه قال (ان جبریل عرض لی فقال بعد من ادرک رمضان فلم یغفر له قلت آمین فلما رقیت الثانیة قال بعد میں ذکرت عنده لم یصل علیک فقلت آمین، فلما رقیت الثالثة قال بعد من ادرک ابو یه الکبر عنده او احدهما فلم ید خلاه الجنة قلت آمین)

کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم سے فرمایا ''منبر لاؤ۔ہم منبر لائے۔ جب نبی ﷺ پہلی سیڑھی چڑھے تو فرمایا آمین، پھر جب دوسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا آمین۔اسی طرح آپ ﷺ جب تیسری سیڑھی چڑھے تو فرمائے آمین۔ جب سول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی۔آپ ﷺ نے فرمایا، جبریلؑ میرے پاس آئے اور کہا اس آدمی کیلئے ہلاکت ہے جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کرسکا۔اس کے جواب میں میں نے آمین کہا، پھر جب میں دوسری سیڑھی چڑھا تو جبرئیلؑ نے کہا ہلاکت ہے اس آدمی کیلئے جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے اس کے جواب میں آمین کہا۔پھر جب تیسری سیڑھی چڑھا تو جبرئیلؑ نے کہا جس شخص نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی اس کیلئے بھی ہلاکت ہو۔میں نے اس کے جواب میں کہا آمین۔

(صحیح الترغیب والترہیب، للالبانی، جلد ۱/۳۴۰، شعب الایمان للبیہقی جلد ۳/۱۴۲)

www.alsajda.com

رمضان کے مہینے میں روزہ خوار

حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ انتہائی بدقسمت ہے جو رمضان المبارک کے مہینے میں صحت وتندرستی کے باوجود روزہ نہیں رکھتے اور بڑی بے شرمی کے ساتھ ماہ رمضان میں کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ ایسے بے غیرت لوگوں کیلئے اللہ کے رسول ﷺ کی وعید ہے۔

عن ابی امامة البھلی ﷺ قال : سمعت رسول الله ﷺ یقول (بینما انا نائم اتانی رجلان فاخذا بضبعی فاتیا بی جبلا و عرا فقالا : اصعد فقلت: (انی لا اطیقه) فقالا : انا سنسلهله لک فصعدت حتی اذا کنت فی سواء الجبل اذا باصوات شدیدة قلت، (ما هذه الاصوات؟ قالو هذا عواء اهل النار، ثم انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بعراقیهم مشققة اشداقهم تسیل اشداقهم دما قال : قلت (من هولاء؟) قال : الذین یفطرون قبل تحلة صومهم ......)

ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ’’میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا ’’اس پر چڑھیں۔‘‘ میں نے کہا ’’میں نہیں چڑھ سکتا۔‘‘ انہوں نے کہا ’’ہم آپ کے لئے سہولت پیدا کر دیں گے‘‘ پس میں چڑھ گیا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں میں نے شدید چیخ وپکار کی آوازسنیں۔ میں نے پوچھا ’’یہ آواز کیسی ہیں؟‘‘ انہوں نے بتایا ’’یہ جہنمیوں کی پکار ہے۔‘‘ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ کو چیرا دیا گیا

www.alsajda.com

ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ (یعنی اوقات روزہ کھانا پینا ان کا جاری رہتا تھا)۔

(السنن لکبریٰ للنسائی جلد ۳/۳۶۰، صحیح ابن خزیمہ جلد ۳/۲۳۶)

ہمارے ہاں یہ ماحول بن گیا ہے کھلے میدانوں میں راستوں کو روک کر اور مختلف مقامات پر بڑی اہمیت کے ساتھ افطار پارٹیاں کرائی جاتی ہیں اور کروانے والے اس افطار پارٹیوں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اس پر اور طرفہ و تماشہ یہ کہ مختلف سیاسی پارٹیاں اور ایڈورٹائیزمنٹ کی کمپنیاں مسلمانوں کو اپنی طرف راغب کرنے کیلئے ایسی افطار پارٹیوں کا انعقاد کرتی ہیں اور مختلف بینکوں کے طرف سے بھی افطار پارٹیاں دی جاتی ہیں۔ اخلاقی اور دینی اعتبار سے اس کا عمل رسول ﷺ سے، عمل صحابہ سے اور دور نبوت کے کسی بھی وقت سے یہ ثابت نہیں ہے۔ بہت سارے اسلامی فتاوے اس کے خلاف ہیں۔ اہل ایماں کو چاہئے کہ وہ ایسے غلط طریقوں سے اجتناب کریں۔ کیونکہ دین میں کوئی نیا طریقہ جو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتایا وہ رد ہے۔ قرآن میں ذکر آیا:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (آل عمران ۸۵)

اس فرمانبرداری (اسلام) کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے، اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا۔

www.alsajda.com

قرآن اور روزہ

روزہ اسلام کے پانچ فرائض میں سے ایک فرض ہے اور یہ تمام پیغمبروں کی امت پر فرض تھا۔ رمضان کا مہینہ پانے پر ہر ایمان والے پر پورے مہینے کے روزہ رکھنا فرض ہے۔ ہاں اگر کوئی مسافر یا مریض ہو تو اس کیلئے رخصت ہے، لیکن رمضان کے بعد قضا روزوں کی تکمیل کرنی ہوگی۔ اور قرآن میں یہ احکام بھی آئے کہ اہل ایماں افطار کے بعد سے سحر تک اپنی بیوی سے قربت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ جائز ہے۔

(سورہ بقرہ/۱۸۳ تا ۱۸۷)

رمضان کی ابتداء وانتہا

ہر مہینہ کی طرح رمضان کا مہینہ بھی کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا۔

قال رسول الله ﷺ الشهر هكذا و هكذا يعنى مرة تسعة و عشرين و مرة ثلاثين .

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا۔

(صحیح بخاری جلد۳/۳۵، صحیح مسلم جلد۱/۴۳۷)

رمضان کے مہینے کی ابتداء چاند دیکھ کر کرے اور اختتام بھی چاند دیکھ کر کرے۔ یعنی چاند دیکھ کر روزہ شروع کرے اور چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھنا بند کردے۔ یاد رہے ماہ شعبان کی تاریخوں کا خاص خیال رکھے اور آسمان پر مغرب کی طرف نظر رکھے تاکہ چاند دیکھنے کا مبارک نظارہ ذہن میں محفوظ رہے۔ ایمان میں سرور ملے روح کو تسکین ملے اور ہدایت تکمیل کو پہنچے۔ اور تقویٰ نکھر کر دنیا سے آخرت تک روزہ دار کا حامل بن جائے۔

www.alsajda.com

نیا چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھے

عن طلحه بن عبید اللهؓ عنهما ان النبی ﷺ کان اذا رای الهلال قال
(اَللّٰهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ)

طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ''یا اللہ! ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

(سنن ترمذی ت شاکر جلد ۵/۵۰۴، مسند احمد ابن حنبل جلد ۳/۱۷)

چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر روزے مکمل کرنے کیلئے جس جگہ سکونت ہے اس علاقہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اپنے ملک اپنے شہر کی ہی رویئت کے لحاظ سے روزے رکھے اور روزے مکمل کئے جائیں گے۔ ماہ رمضان المبارک کے دوران اگر کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک کو سفر کر رہے ہوں، مسافر ہوں تو جس ملک میں رہ کر روزہ رکھ لئے تھے اور دوسرے ملک میں آنے کے بعد بقیہ روزوں کی تکمیل کرلے اور اگر کچھ روزے بچ جائیں تو نفل روزوں کی نیت سے اسے رکھ لیں۔ اور اپنے روزوں کی تعداد مکمل کرلیں۔

کریبؒ سے (ابن عباسؓ کے غلام) سے مروی ہے کہ ام الفضلؓ (عباسؓ کی بیوی) نے انہیں (کریبؒ کو) امیر معاویہؓ کے پاس (کسی کام سے) شام بھیجا۔ کریبؒ کہتے ہیں کہ میں نے شام آ کر ان کے کام پورا کیا۔ میں ابھی شام ہی میں تھا کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا۔ میں نے بھی جمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخیر میں مدینۃ النبیؐ (واپس) آ گیا۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے چاند کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا ''تم نے (وہاں) چاند

www.alsajda.com

کب دیکھا تھا؟'' میں نے جواب دیا ''ہم نے تو جمعہ کی رات دیکھا تھا''۔ عبداللہ ابن عباسؓ نے پھر پوچھا ''کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟'' میں نے جواب دیا ''ہاں! بہت سے دوسرے آدمیوں نے بھی دیکھا تھا۔ اور سب لوگوں نے امیر معاویہؓ کے ساتھ (دوسرے دن یعنی ہفتہ کا) روزہ رکھا۔'' عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا ''ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن (یعنی ایک دن کے فرق سے) دیکھا ہے۔ ہم اسی حساب سے روزے رکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ۳۰ دن پورے کرلیں۔ یا پھر چاند دیکھ لیں۔'' میں نے عرض کیا ''کیا آپ لوگ امیر معاویہؓ کی رویئت اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے؟'' فرمایا ''نہیں! ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔''

(صحیح مسلم جلد ۲/۶۵ ۷، سنن ابی داؤد جلد ۲/۲۹۹)

آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ چاند نظر آ گیا ہے تو روزہ افطار کرلینا چاہئے۔ وقت کی قید نہیں ہے۔ واضح ہو اگر چاند کی اطلاع زوال آفتاب سے پہلے ملے تو صلاۃ عید اسی روز ادا کرلینا چاہئے۔ اگر زوال آفتاب کے بعد اطلاع ملے تو صلاۃ عید دوسرے روز ادا کی جائے گی۔

(صحیح سنن ابوداؤد، للالبانی جلد ۱/۱۰۲۶)

نیتِ روزہ

ہر شرعی کام کا دارومدار نیت پر منحصر ہے اگر نیت صحیح ہو اور اخلاص کے سات ہو تو عمل قبولیت کا حامل ہوتا ہے اور نیت درست نہیں تو عمل برباد ہو جاتا ہے۔

عن عمر بن الخطابؓ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول (انما

www.alsajda.com

الاعمال بالنیات و انما لکل امری ء مانوی فمن کا نت ھجرته الی دنیا یصیبھا او الی امراۃ ینکحھا فھجرته الی ما ھاجر الیه)

عمر بن خطابؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا جس نے دنیا حاصل کرنے کیلئے ہجرت کی اسے صرف دنیا ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا) اور جس نے کسی عورت سے نکاح کیلئے ہجرت کی اسے بس عورت ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا۔)''

(صحیح بخاری جلد ۱/۶، صحیح مسلم جلد ۳/۱۵۱۵)

فرض روزوں کی نیت صلاۃ فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے

عن حفصةؓ عن النبی ﷺ قال (من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام له)

حفصہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔''

(سنن ابی داؤد جلد ۲/۳۲۹، سنن ترمذی شاکر جلد ۳/۹۹)

نفلی روزے کی نیت دن میں زوال آفتاب سے پہلے کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے۔ اور نفلی روزہ کسی بھی وقت کسی بھی وجہ سے توڑا جا سکتا ہے۔

عن عائشة ام المومنینؓ قالت: دخل النبی ﷺ ذات یوم فقال (ھل عند کم شئی؟) فقلنا: لا ، قال (فانی اذن صائم) ثم اتانا یوما آخر فقلنا : یا رسول الله ﷺ اھدی لنا حیس فقال (ارینیه فلقد اصبحت صائما) فاکل

ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی رسول اللہ ﷺ میرے گھر

www.alsajda.com

تشریف لائے اور پوچھا ''کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟'' ہم نے کہا ''نہیں!'' نبی ﷺ نے فرمایا ''اچھا تو پھر میرا روزہ ہے!'' کسی اور دن پھر نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! حیس (حلوہ) تحفہ آیا ہے۔'' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''تو لاؤ، میں صبح سے روزہ سے تھا۔''

(صحیح مسلم جلد۲/۸۰۹، مسند شافعی جلد۱/۲۷۶)

دکھاوے کا روزہ (ریا کاری کے ساتھ شرک ہے)

عن شداد بن اوس ؓ قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول (من صلی یرائی فقد اشرک و من صام یرائی فقد اشرک و من تصدق یرائی فقد اشرک

شداد بن اوس ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کی، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کیلئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔''

(مسند احمد بن حنبل جلد۳/۱۴۶۵، معجم الکبیر للطبرانی جلد۷/۲۸۱)

روزہ بڑا ہی مقدس فریضہ ہے اور اس کی نیت دل کے ارادے کے ساتھ ہوتی ہے۔ مگر موجودہ حالات میں برسوں سے جو لوگ ضعیف، موضوع من گھڑت حدیثوں کے چلن پر توجہ دیتے ہیں وہ زبان سے ''و بصوم غد نویت'' ادا کرواتے ہیں۔ یہ صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت نہیں ہے۔

سحری اور افطاری

اہل ایماں کو اللہ عز وجل نے احسان فرماتے ہوئے یہ سعادت بخشی کہ

www.alsajda.com

۱۶ یا ۱۷ گھنٹوں کے روزے میں وہ سحری سے بھی مستفید ہوں ۔ پچھلی قوموں میں جن پر روزے فرض تھے سحری جیسی نعمت انہیں نصیب نہیں تھی ۔ سہولتیں انہیں میسر نہیں تھیں اس کے باوجود وہ کافی لمبے روزے رکھتے مگر اللہ عز وجل نے امت مسلمہ کو یہ شرف عام بخشا کہ سحری جیسی نعمت انہیں ملی ۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم (تسحروا فان فی السحور برکة)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''۔

(صحیح بخاری جلد ۳/ ۲۹، صحیح مسلم جلد ۲/ ۷۷۰)

نیند سے اٹھ جانے کے بعد قصداً سستی اور کاہلی کی بنا پر سحری چھوڑ دینا اور عین اذان فجر کے سامنے کچھ کھالینا یا پانی کے گھونٹ پی لینا اچھا عمل نہیں ہے ۔ سحری کی برکت سے محروم ہونا بدقسمتی ہے ۔ ہاں ہر محلّہ میں یہ اہتمام ہونا ضروری ہے کہ سنت نبوی کے مطابق فجر کی اذان سے پہلے سحری کیلئے اذان دینا چاہئے اور یہ سنت ہے ۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان بلالا صلی اللہ علیہ وسلم کان یوذن بلیل ، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم (کلوا و اشربوا حتی یوذن ابن ام مکتوم فانه لا یوذن حتی یطلع الفجر)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو (سحری سے قبل) اذاں دیا کرتے تھے ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دے دیں ۔ اس لئے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک کہ فجر نہ ہو جائے ۔

(صحیح بخاری جلد ۳/ ۲۹، صحیح مسلم جلد ۲/ ۷۶۶)

افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا انبیاء علیہم السلام کا عمل ہے

بن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم (ثلاث من اخلاق

www.alsajda.com

النبوة تعجیل الافطار و تاخیر السحور و و ضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین باتیں اخلاق نبوت سے ہیں۔ روزہ جلدی افطار کرنا۔ سحری دیر سے کھانا۔ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر باندھنا۔''

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد۴/۳۷۶، صحیح الجامع الصغیر البانی جلد۱/۵۸۳)

سحری کھاتے ہوئے اگر اذان ہو جائے تو کھانا فوراً ترک کرنے کے بجائے جلدی کھالے

عن ابی ھریرہؓ قال : قال رسول اللہ ﷺ (اذا سمع احدکم النداء و الانا ء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ)

ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی آدمی اذان سنے اور پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔

(صحیح سنن ابوداوٗد البانی جلد۷/۱۱۵، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد۳/۳۸۱)

اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ تاخیر سے اذان تک سحری کو ٹال کر کھانے کی عادت بنانا آداب سنت کے خلاف سستی کاہلی کا سبب ہے۔ بہت سارے پڑھے لکھے لوگ احادیث میں دی گئی اجازت کو جو خصوصی طور پر ذکر کی گئی ہے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ کے رسول آخریں ﷺ کے احکامات کے آداب کا پورا پورا خیال رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ مخصوص وقت مخصوص اجازت دینے کی وجہ کو غلط استعمال

www.alsajda.com

کر کے اہل ایماں اپنے اعمال کو برباد نہ کرلیں۔

اور اکثر یہ دیکھا جارہا ہے کہ مساجد میں اور درسگاہوں میں (اسلامک سنٹرس میں) وقت برباد کرنے کا یہ مشغلہ بن گیا ہے کوئی ایک آدمی کھانے پینے کا بندوبست کرتا ہے دوسرا آدمی کولڈ ڈرنگ کا بندوبست کرتا ہے اور ایک آدمی چائے اور بسکٹ وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے اور کچھ لوگ مختلف کھانے کے ڈششس کا بندوبست کرتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ برگر، پیزا، پفس، ڈونٹس ،شورما، چکن چاپس، مٹن چاپس ایسے کھانوں کا بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ جمع ہونے والے لوگ لذت زبان سے سرشار ہو۔اور چٹ پٹے کھانے انہیں میسر ہو۔تاکہ وہ شکم سیری کے ساتھ چٹ پٹے ٹائپ کی عبادت بھی کریں۔ہم آپ سے پوچھتے ہیں کیا یہ طریقے اللہ کے نبی آخریں ﷺ کے دورنبوت میں اور آپ کے صحابہؓ میں رائج تھے؟۔کیا ایسا نہیں تھا کہ مسجد نبوی میں ۴۵۸ اصحاب صوفہ جو قیام پذیر تھے کیا وہ سحری میں اس دور کے مختلف کھانے کھا کر عبادت کرتے تھے؟ کیا اکٹھا ہوکر سحری کے نام پر کھانے کھائے جاتے تھے؟۔اور مسجد نبوی میں مالدار صحابہ کی طرف سے ان کا نام لے کر اعلانات ہوتے تھے؟۔’’ فلاں صاحب آج کی سحری کے کھانے کا بندوبست کررہے ہیں ،تمام لوگوں سے خواہش کی جاتی ہے کہ وہ سحری کے کھانے میں شرکت حاصل کرکے ثواب دارین حاصل کریں‘‘۔ یہ سب طریقوں پر قرآن نے ٹوکا ہے اور پوچھا ہے کیا تم لوگوں کو رسول ﷺ نے یہ طریقہ بتایا یا تم اپنے طرف سے کررہے ہو؟۔اگر یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے تو دین و دنیا کی بربادی سے بچو۔قرآن نے علی العلان کہا

www.alsajda.com

وَمَآ اٰتٰئكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰئكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o (الحشر ٧)

جو کچھ رسول اللہ ﷺ تمہیں دے لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

روزہ افطار کرنے کا وقت

جب مغرب میں افق آسمان پر لال دھاری نمایاں ہو جائے تو افطار کر لینا چاہیئے۔

عن عمرؓ قال : قال رسول الله ﷺ (اذا قبل الليل من ههنا و ادبر النهار من ههنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم)

عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب رات آ جائے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ کھول لے۔''

(صحیح بخاری جلد۳ ۳۶/۶، صحیح مسلم جلد۲ ۷۷/۲)

اکثر اوقات دیکھا گیا ہے لوگ اپنے اوقات کو متعین کرتے ہوئے غروب آفتاب سے قبل جلد روزہ افطار کرنے کو دلیل ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جلد ہی افطار کرنے کو کہا ہے۔ جبکہ اس حدیث میں یہ بات ذکر ہے کہ ''سورج غروب ہو جائے'' تب افطار کرنا ہے۔ جلدی افطار کرنے کیلئے لوگوں سے لڑنا جھگڑنا اچھی بات نہیں ہے یہ تو کھلی جہالت ہے ۔جبکہ اسلام کے تمام تعلیمات انسانی فطرت کے نشیب و فراز کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے۔

کھجور (چھوہارہ) پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے

عن انسؓ قال کان النبی ﷺ یفطر علی رطبات قبل ان یصلی فان

www.alsajda.com

لم تكن رطبات فعلى تمرات فان لم تكن حسا حسوات من ماء .

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھواروں) سے افطار فرماتے۔ اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی افطار فرما لیتے۔

(صحیح سنن ابوداؤد، البانی جلد ۱۲۳/۷، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد ۸۲۱/۶)

روزہ افطار کرانے والے کا اجر

جو لوگ خود روزہ رکھتے ہیں اور دوسروں کو روزہ افطار کرواتے ان کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اور اللہ کے نبی ﷺ نے ان کی بڑی تعریف کی ہے اور ان کے حق میں بشارتیں دی ہیں۔

عن زيد بن خالد الجهنىؓ قال : قال رسول الله ﷺ (من فطر صائما كان له مثل اجره غير انه لا ينقص من اجر الصائم شيئا)

حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لئے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔''

(صحیح سنن ترمذی البانی جلد ۳۰۷/۲، صحیح الترغیب والترہیب البانی جلد ۲۶۰/۱)

افطار کے وقت کی دعا

عن ابن عمرؓ قال : كان النبى ﷺ اذا فطر قال (ذهب الظماء و ابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء الله)

www.alsajda.com

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا ثواب ان شاءاللہ پکا ہوگیا۔''

(صحیح سنن ابوداؤد البانی جلد۷/۱۲۴، ارواء الغلیل البانی جلد۴/۳۹)

جتنی بھی دعائیں غیر مصدقہ ہمارے ماحول میں پائی جاتی ہیں تحقیق و تفتیش کے بعد وہ من گھڑت منسوب ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف نسبت غلط ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اور صرف یہی دعا افطار کے وقت پڑھے اور دوسری دعائیں قطعاً نہ پڑھیں۔ کچھ لوگ افطار کے وقت عوامی افطار پارٹیوں میں مساجد کے اجتماعی افطار کے وقت الگ الگ قسم کی آوازیں دیتے ہیں اور شریک افطار افراد کو غراتے ہوئے گھورتے رہتے ہیں۔ اہل ایماں کے اوصاف قرآن نے جو بتائے ہیں ہمارا معاشرہ اس سے یکسر محروم ہے اور سنت کے نام پر صحابہ کرام کی طرف منسوب کر کے الگ الگ روایات پیش کی جاتی ہیں۔ جبکہ یہ طریقہ کار تحقیق اور اخلاص عمل کے خلاف ہے۔

افطار کرانے والے کے حق میں دعا

عن انسؓ قال : کان رسول الله ﷺ اذا افطر عند قوم قال (افطر عندکم الصائمون و اکل طعامکم الابرار و تنزلت علیکم الملائکة)

انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا دیتے ''روزہ دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں۔ اور فرشتے تمہارے ہاں (رحمت لے کر) نازل ہوتے رہیں''۔

(مسند احمد ابن حنبل جلد۱۹/۲۱۵، صحیح الجامع الصغیر البانی جلد۲/۸۵۵)

www.alsajda.com

وہ کام جن کے کرنے سے روزہ خراب نہیں ہوگا

روزہ دار اگر بھول چوک سے روزے کی حالت میں کچھ کھا پی لے جب کہ اس کو یاد نہ ہو تو روزہ اس سے نہیں ٹوٹتا۔

عن ابی ہریرۃؓ عن النبی ﷺ قال (اذا نسی فاکل و شرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله و سقاه)

ابو ہریرہؓ اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے''۔

(صحیح مسلم جلد۲/۸۰۹، مسند احمد بن حنبل جلد۱۵/۲۹۶)

ہمارے ماحول میں کوئی آدمی غلطی سے کچھ کھا بھی لیتا ہے جب کہ وہ روزہ سے ہوتا ہے تو لوگ اسے فتنہ بنا کر اس سے روزہ تڑوا دیتے ہیں۔ جب کہ مسلمانوں پر یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جب بندہ روزہ میں نڈھال ہوتا ہے اور اللہ عز وجل کیلئے روزہ رکھتا ہے تو اللہ اسے جب روزہ کی حالت میں کھلاتا ہے اور یہ بھلا دیتا ہے کہ بندہ روزہ سے ہے۔ تو یہ بندے پر اللہ کا احسان ہے۔

روزہ میں مسواک

روزہ میں مسواک کرنے سے روزہ میں خلل نہیں آتا بلکہ مومن کے عمل میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اور بار بار مسواک کرنے سے دانت اور منہ صاف ہوتے ہیں اور مومن اپنے خالق و مولا کی حمد و ثنا میں مشغول رہتا ہے۔ اسی لئے اللہ کے رسول ﷺ مسواک کو روزہ میں مسلسل کیا کرتے تھے۔

www.alsajda.com

عن عامر بن ربیعۃؓ قال رایت النبیﷺ یستاک و هو صائم مالا احصی او اعد

عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ گن نہیں سکتا۔

(صحیح بخاری جلد۳/۳۱، صحیح مسلم جلد۱/۵۳۰)

روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا یا پانی نہانا

گرمی کی شدت کی وجہ سے بندہ اپنے روزہ کی حالت میں اگر سر پر پانی ڈالتا ہے یا وہ سحری سے لے کر افطار تک کسی بھی وقت ٹھنڈا یا گرم پانی نہاتا ہے تو اس کے روزے میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

عن ابی بکر بن عبدالرحمنؒ عن رجل عن بعض اصحاب النبی ﷺ قال: رایت النبی ﷺ بالعرج یصب علی راسه الماء و هو صائم من العطش او من الحر

ابوبکر بن عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی رسول نے کہا ''میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ روزے میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے''۔

(صحیح سنن ابوداؤد البانی جلد۲/۳۰۹، مشکوۃ المصابیح البانی جلد۱/۶۲۵)

سر میں تیل لگانا، کنگھی کرنا، آنکھوں میں سرمہ لگانا

قال ابن مسعودؓ اذا کان یوم صوم احد کم فلیصبح دهینا متوجلا

www.alsajda.com

قال الحسنؒ لا باس بالسعوط للصائم ان لم یصل الی حلقه و یکتحل قال ابن عباسؓ لا باس ان یتطعم القدر او الشی قال عطاؒ یبتلع ریقه قال الحسنؒ ان دخل حلقه الذباب فلا شی ء علیه

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو تیل کنگھی کر لینا چاہیئے۔''

حسنؒ فرماتے ہیں ''روزہ دار کیلئے ناک میں دوا ڈال لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے نیز روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے۔''

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ''روزہ دار ہنڈیا یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چک لے تو کوئی حرج نہیں''۔

عطاؒ نے کہا ''روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔''

حسنؒ نے کہا ''اگر مکھی روزہ دار کے حلق میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔''

(صحیح بخاری جلد ۳ /۳۰، مسند احمد بن حنبل جلد ۶ /۳۳۹)

روزہ کی حالت میں احتلام

روزہ کی حالت میں بغیر کسی ارادے کے مذی یا مدی نکلے یا احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کوئی قصداً ایسی غلطی کر بیٹھے جس سے منی خارج ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے۔

قابل ابن عباس و عکرمةؒ الصوم مما دخل و لیس مما خرج

عبداللہ بن عباس اور اکرمہؒ فرماتے ہیں ''روزہ کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جسم سے خارج ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔''

(صحیح بخاری جلد ۳ /۳۳، شرح السنہ للبغوی جلد ۶ /۲۹۵)

www.alsajda.com

غسل جنابت

اگر کسی پر غسل جنابت فرض تھا لیکن وہ دیر سے اٹھا اور غسل نہیں کرسکا تو وہ وضو کرلے اور سحری کرلے۔ سحری کے بعد غسل کرکے فجر کی صلاۃ کو چلا جائے۔

عن ابی بکر بن عبدالرحمنؒ قال : کنت انا و ابی فذھبت معه حتی دخلنا علی عائشةؓ قالت: اشهد علی رسول الله ﷺ ان کان لیصبح جنبا من جماع غیر احتلام ثم یصومه ثم دخلنا علی ام سلمةؓ فقالت مثل ذلک

ابوبکر بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد سیدہ عائشہؓ کے پاس آئے۔ امہات المومنین عائشہؓ نے بیان کیا ''میں گواہی دیتی ہوں رسول اللہ ﷺ احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کرتے اور (غسل کے بغیر) روزہ رکھتے۔ (بعد میں نماز فجر سے پہلے غسل فرماتے) پھر ہم (دونوں) ام سلمہؓ کے پاس آئے اور انہوں نے بھی یہی بات کہی۔''

(صحیح بخاری جلد۳ ۳۱/، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ۳۴۱/)

روزہ کی حالت میں بغیر شہوت کے بیوی سے بوسہ لینا

روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے بغیر شہوت کے بوسہ لینا یا ہاتھ ملانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عن عمرؓ قال : ھششت فقلت و انا صائم فقلت: یا رسول الله ﷺ ! اصنعت الیوم المرا عظیما قبلت و انا صائم ، قال (ارایت لو

www.alsajda.com

مضمضت من الماء و انت صائم) قلت: لا باس به فقال رسول الله ﷺ (فمه)

عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میرا جی چاہا اور میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں عرض کیا'' آج میں نے بڑا (غلط) کام کیا ہے، روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اچھا بتاؤ اگر تم روزہ کی حالت میں کلی کرلو تو پھر۔؟'' میں نے عرض کیا'' کلی میں کیا حرج ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا'' پھر کس چیز میں ہرج ہے؟'' (یعنی بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں)

(صحیح سنن ابوداؤد البانی جلد ۷/۱۴۷، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد ۳/۴۱)

روزہ میں پچنا لگوانا

علاج و معالجہ کیلئے سرنج یا بلیڈ یا کسی اور چیز کے ساتھ جسم کے کسی حصہ سے خون نکالنے کیلئے نشتر لگوانا پچنا کہلاتا ہے۔ روزہ کی حالت میں پچنا لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور یہ بطور علاج ضروری ہو تو ورنہ احتیاط کریں۔

عن ابن عباسؓ قال : احتجم النبی ﷺ و هو صائم

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(صحیح بخاری جلد ۳/۳۳، المختصر النصیح اسدی جلد ۲/۲۸۸)

روزہ کی حالت میں یہ کام ناجائز ہے

گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا اور معاشرہ کے

www.alsajda.com

دوسرے برائیوں کو اختیار کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ اکثر و بیشتر لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر اس کے بارے میں زبان، ہاتھ، برے خیال اور بدگمانیوں سے نہیں بچتے۔ دراصل روزہ کے نام پر یہ برائیاں ان سے نہیں چھوٹتی۔ اور نہ ہی اہل علم ان کو تزکیہ نفس کے آداب سے واقف نہیں کرواتے۔ امت مسلمہ میں سب سے بڑی بنیادی خرابی جو اس وقت رونما ہو رہی ہے اور سامنے سامنے ہے وہ علماء کا امت سے غافل رہنا ہے۔ صرف اپنی فکر کرنا اور اپنے مقاصد کو بروئے کار لانے کیلئے اپنی ساری کوششیں اختیار کرنا۔ ان کی وجہ سے امت غفلت میں مبتلا ہے۔ اور تباہی کے دھانے پر پہنچ گئی ہے۔

فقال انی صائم (کہو میں روزے سے ہوں)

اکثر لوگ روزے دار سے پوچھتے ہیں کیا آپ روزے سے ہیں تو وہ کہتا ہے الحمدللہ اور جب بے روزہ دار سے پوچھتے ہیں کیا آپ روزے سے ہیں تو وہ ایک بے تکا لفظ ''لبّا'' کہتا ہے۔ جبکہ عربی لغت میں اس کے معنی ایسے نہیں ہیں اور حکم رسول سے ایسا کہنا ثابت نہیں ہے۔ ایسے غیر شرعی الفاظ سے بہت دور رہنا چاہئے۔ اگر کہنا ہے تو یوں کہہ لے'' انی صائم ''(میں روزہ سے ہوں)۔

عن ابی ھریرةؓ عن النبی ﷺ لا تساب و انت صائم فان سابک احد فقل انی صائم و ان کتب قائما فاجلس

ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ''روزہ کی حالت میں کسی کو گالی نہ دے، اگر کوئی دوسرا گالی دے، تو اس سے کہہ دو میں روزے سے ہوں، اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جاؤ''

(صحیح جامع الصغیر جلد۲/۹۴۸، ارواء الغلیل البانی جلد۴/۳۵)

www.alsajda.com

غلط ماحول اور افراد کی غلط طرز عمل سے ماحول میں جو گندگی پیدا ہو گئی ہے اس میں بے شمار برائیاں ہیں ۔ روزہ دار نا چاہتے ہوئے بھی کسی نہ کسی برائی میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اگر وہ خود نہیں ہوتا تو لوگ اسے مبتلا کر دیتے ہیں ۔جس کی وجہ سے اس کے روزے پر غلط اثر پڑتا ہے۔ اور وہ گناہ گار ہو جاتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ جو معلم کتاب وحکمت ہیں انہوں نے اس موقع پر حدیث بالا کے اندر ارشاد فرما کر مسلمانوں کو روزے کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی تاکید کی ہے۔ اور کہہ دیا ہے کہ وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے مطلب یہ کہ وہ پرسکون ہو جائے اور اپنے روزے کی حفاظت کی طرف پلٹ آئے۔ یہ پوری احتیاط اسے از خود کرنا ہے۔

شہوت کی حالت میں بیوی کے قریب جانا؟

اللہ کے رسول ﷺ نے روزہ دار کو روزہ کی حالت میں شہوت پر قابو رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اگر کوئی شہوت کے ساتھ اپنی بیوی سے بغلگیر ہوتا ہے یا چھیڑ چھاڑ کرتا ہے تو یہ کام ناجائز ہے۔ اس سے روزہ پر اثر پڑتا ہے۔ اگر بے قابو ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

عن عائشۃؓ قالت: کان رسول اللہ ﷺ یقبل و یباشر و هو صائم و کان املککم لاربه

ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کے اللہ کے نبی ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور بغلگیر ہوتے لیکن وہ اپنی شہوت پر سب سے زیادہ قابو پانے والے تھے۔

(صحیح بخاری جلد۳ /۳۰، صحیح مسلم جلد۲ /۷۷۷)

روزے کی حالت میں کلی کرنا

روزہ دار روزے کی حالت میں جس طرح عام دنوں میں وضو کرتے

www.alsajda.com

وقت ناک میں پانی چڑھاتا ہے ویسے قطعاً ناک میں پانی نہ لے اگر وہ پانی حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اوسط سطح پر ناک کے نکپڑیوں میں پانی لیتے ہوئے ناک صاف کر لی جائے۔

عن لقيط بن صبرة عن ابيه ﷺ قال: قلت يا رسول الله ﷺ اخبرني عن الوضوء؟ قال (اسبغ الوضوء و خلل بين الاصابيع و بلغ في الاستشاق لا ان تكون صائما

لقیط بن صبرہ اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں میں نے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ! وضو کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔'' اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ''وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو، اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو، لیکن اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرنا

(صحیح سنن ابوداؤد جلد ۱/۲۴۲، مشکوۃ المصابیح البانی جلد ۱/۱۲۸)

روزہ میں سہولت دینا

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا دونوں جائز ہے۔

عن عائشة قالت: ان حمزه بن عمرو الاسلمیؓ قال للنبی ﷺ اصوم في السفر؟ و كان اكثير الصيام ، فقال (ان شئت فصم و ان شئت فافطر)

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حمزہ عمرو اسلمیؓ نے محمد ﷺ سے پوچھا ''کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟'' اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ اگر چاہے تو رکھ چاہے نا رکھ۔''

(صحیح مسلم جلد ۲/۱۴۴، سنن نسائی جلد ۴/۱۸۷)

حیض ونفاس والی عورت کا روزہ

حیض ونفاس والی عورت جب وہ ایام اذیت میں ہوتی ہے تو وہ رمضان

www.alsajda.com

کے روزے نہیں رکھ سکتی۔ بلکہ اس کو بعد میں روزے قضا کرنے ہوں گے۔

عن ابی سعید الخدریؓ قال: قال النبی ﷺ (الیس اذا حاضت لم تصل و لم تصم فذلک من نقصان دینھا

ابوسعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا ایسا نہیں (ایسا ہے) کہ عورت جب حائضہ ہوتی تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔

(صحیح بخاری جلد۳ ۳۵/، شرح السنہ للبغوی جلد۱/ ۳۷)

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزہ نہ رکھے

حاملہ عورت وضع حمل تک روزہ نہ رکھے۔ شریعت نے اسے رخصت دی ہے۔ بعد وضع حمل کے وہ روزہ قضا کرے گی اسی طرح دودھ پلانے والی ماں بھی۔

عن انس بن مالک الکعبیؓ ان رسول اللہ ﷺ قال (ان اللہ وضع عن المسافر الصوم و شطر الصلاۃ و عن الحبلی والمرضع الصوم)

انس بن مالک الکعبیؓ سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالی نے مسافر کو روزہ موخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ موخر کرنے کی رخصت دی ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد۶/ ۴۹ ۷، نیل الاوطار شوکانی جلد۴/ ۲۷۲)

بوڑھے لوگ اور بیماری والے افراد کا روزہ

جو لوگ مردوں عورتوں میں ضعیف ہوں عمر کی اس حد کو پہنچ گئے ہوں ان کے اعضائے جسم انتہائی کمزور ہو گئے ہیں یا وہ بیماری میں مبتلا ہو گئے ہوں تو ان پر

www.alsajda.com

روزہ رکھنے کے بجائے فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ یعنی ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا۔ اس کے متعلق اللہ تعالی نے سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۴ میں رخصت دی ہے۔

عن ابن عباسؓ قال : رخص اللشيخ الكبير ان يفطر و يطعم عن كل يوم مسكينا و لا قضاء عليه.

عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے لیکن ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلائے۔ اس پر کوئی قضا نہیں۔

(السنن الکبری للبیہقی جلد۴ /۴۵۰ ، نیل الاوطار شوکانی جلد۴ /۲۷۴)

کوئی انتہائی غریب اور محتاج ہو پھر نحیف اور ضعیف بھی ہو اور وہ فدیہ میں مسکین کو کھانا نہیں کھلا سکتا اس کا خود پلنا اور کھانا کھانا ایک مشکل بن گیا ہو تو ایسے لوگ اللہ کے حضور میں مناجات کر کے اللہ کو راضی کر لیں۔

رخصت کے باوجود روزہ

ایسے وہ تمام کام جن میں روزہ چھوڑنے کی اجازت دی گئی ہے مثلاً بڑھاپا، بیماری، سفر، حاملہ عورت، دودھ پلانے والی اگر یہ لوگ بھی روزہ رکھنے کے جذبہ سے روزہ رکھ تو لیں مگر اسے پورا نہ کر سکیں تو انہیں روزہ توڑ دینا چاہئے صرف ان پر قضا لازم آئے گی۔

عن جابر بن عبداللهؓ قال: كان رسول الله ﷺ في سفر فرای زحاما و رجلا قد ظلل عليه فقال(ماهذا؟) فقالو : صائم فقال (ليس من البر الصوم فی السفر)

www.alsajda.com

جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا مجمع دیکھا لوگ ایک شخص پر سایہ کئے ہوئے تھے اللہ کے نبی ﷺ نے پوچھا ''کیا بات ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا'' دوران سفر جب حالت کمزور ہو جائے روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

(صحیح بخاری جلد ۳/۳۴، سنن ابو داؤد جلد ۳/۲۸۸)

صلاۃ تراویح

صلاۃ تراویح پہلے کے گناہوں کا کفارہ اور مغفرت کا ذریعہ ہے۔

عن ابی هریرہؓ ان رسول الله ﷺ قال(من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(صحیح بخاری جلد ۱/۱۶، صحیح مسلم جلد ۱/۵۲۳)

صلاۃ تراویح رمضان المبارک بعد نماز عشاء پڑھی جانے والی مقبول صلاۃ ہے۔ اس کے نام جو مختلف احادیث میں ذکر ہوئے ہیں۔ تہجد، اور قیام اللیل، صلاۃ تراویح کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں۔ اور اگر کوئی اس سے زائد پڑھنا چاہے تو کوئی حد متعین نہیں ہے۔ وہ جتنا چاہے پڑھے۔

عن ابی سلمه بن عبدالرحمنؓ انه سال عائشةؓ عنها کیف کانت صلاۃ رسول الله ﷺ فی رمضان ؟ فقالت: ماکان یزید فی رمضان و لا فی غیرہ علی احدی عشرة رکعة، یصلی اربعا فلا تسال عن

www.alsajda.com

حسنهن و طولهن ثم يصلي اربعا فلا تسال عن حسنهن و طولهن ثم يصلي ثلاثا .

ابوسلمی بن عبدالرحمٰنؒ نے سیدہ عائشہؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے رمضان کی رات کی نمازیں کیسی ہوتی تھیں؟''۔سیدہ عائشہؓ نے جواب دیا ''رسول اللہ ﷺ رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) یا غیر رمضان کی رات کی نماز (تہجد) ۱۱رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔چار رکعتیں پڑھتے تھے۔اور ان کے طول وحسن کا کیا کہنا؟۔پھر چار رکعت پڑھتے جن کے طول وحسن کا کیا کہنا، پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔

(بخاری جلد۲/۵۳،صحیح مسلم جلد۱/۵۰۹)

صلاۃ تراویح رمضان وغیر رمضان میں نبی ﷺ کا معمول تھا کہ معہ وتر گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔امت کو بھی اسی بات کی تاکید کی۔۲۰ رکعت والی روایتیں معتبر نہیں ہیں۔صلاۃ تراویح کا وقت عشاء کے وقت سے لے کر فجر کی صلاۃ تک ہے۔اور صلاۃ تراویح دو، دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔وتر ایک رکعت پڑھے یا تین رکعت پڑھے۔اس کے بعد ایک رکعت یا پانچ رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

عن ابی ایوب الا نصاریؓ قال : قال رسول الله ﷺ (الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل و من احب ان یوتر بثلاث فلیفعل و من احب ان یوتر بواحدة فلیفعل)

ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے، جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔

www.alsajda.com

(صحیح سنن ابوداوٗد البانی جلد۵/۶۴،صلوۃ التراویح البانی جلد۱/۹۷)

مگرام المومنین سیدہ عائشہؓ کے الفاظ کے مطابق ایک رکعت ہی پڑھنی چاہئے۔صلاۃ تراویح سے ہٹ کر وتر ایک رکعت پڑھنی چاہئے۔ایک تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھنا سنت ہے

عن عائشةؓ قالت : کان النبیﷺ یصلی فیما بین ان یفرع من صلاۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعة یسلم بین کل رکعتین و یوتر بواحدۃ

''ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نمازعشا اور فجر کے درمیان ۱۱ رکعت نماز ادا فرماتے۔ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔''

(صحیح سنن نسائی البانی جلد۲/۳۲۹،صحیح سنن ابن ماجہ البانی جلد۱/۴۳۲)

یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے صلاۃ تراویح کو اپنی حیات میں صرف تین دن پڑھا ہے۔وہ بھی باجماعت۔

خواتین صلاۃ تراویح کیلئے مسجد جاسکتی ہیں

عن ابی ذرؓ قال: صمنا مع رسول اللهﷺ فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشهر فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی السادسة و قام بنا فی الخامسة حتی ذهب شطر اللیل ، فقلنا یا رسول اللهﷺ ! لو نفلتنا بقیة لیلتنا هذه ؟ فقال (انه من قام مع الا مام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة) ثم لم یصل بنا حتی بقی ثلاث من الشهر فصلی بنا فی الثالثة و دعا اهله و نساء فقام بنا حتی

www.alsajda.com

تخوفنا الفلاح قلت له و ما الفلاح ؟ قال السحور

ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے۔۲۳ ویں رات کی ایک تہائی گذر جانے پر نبی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ۲۴ ویں شب کو تراویح نہیں پڑھائی، ۲۵ ویں شب آدھی رات گذر جانے پر نماز تراویح پڑھائی۔ ہم نے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ کیا ہی اچھا ہو، اگر آپ رمضان کے باقی راتوں میں بھی ہمیں نفل نماز پڑھائیں۔'' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی صلاۃ تراویح بہ جماعت ادا کی۔ اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔'' پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں صلاۃ تراویح نہیں پڑھائی حتی کہ تین روز باقی رہ گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تیسری مرتبہ ۲۷ ویں شب صلاۃ تراویح پڑھائی۔ جس میں اپنے اہل وعیال کو بھی شامل کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے ختم ہونے کا ڈر رہا۔ میں نے ابوذرؓ سے پوچھا ''فلاح کیا ہے؟'' ابوذرؓ نے جواب دیا ''سحری!''

(صحیح سنن ترمذی البانی جلد۲/۳۰۶، ارواء الغلیل البانی جلد۲/۱۹۳)

صلاۃ مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے وتر

صلاۃ مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھنا سنت نبوی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ یہ تو مغرب کی صلاۃ کی مشابہ ہے۔

www.alsajda.com

عن ابی ھریرةؓ عن النبی ﷺ قال لا توتروا بثلاث او تروا بخمس او بسبع ولا تشبھوا بصلاة المغرب

ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تین وتر (نماز مغرب کی طرح) نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات پڑھو اور (تین وتر، نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھ کر وتروں کی) نماز مغرب سے مشابہت نہ کرو۔

(صحیح ابن حبان البانی جلد ۶/۱۸۵، مستدرک حاکم جلد ۱/۴۴۶)

دعائے قنوت رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد

سئل انس بن مالکؓ عن القنوت فقال : قنت رسول اللہ ﷺ بعد الرکوع و فی روایة قبل الرکوع و بعدہ .

انس بن مالکؓ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا ''رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی ہے۔'' ایک روایت میں یوں ہے کہ ''رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح پڑھی ہے۔''

(صحیح سنن ابن ماجہ البانی جلد ۳/۱۸۴، مشکوۃ المصابیح البانی جلد ۱/۴۰۴)

دعائے قنوت

عن الحسن بن علیؓ قال: علمنی رسول اللہ ﷺ کلمات اقولھن فی القنوت الوتر (اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَ قِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضِیْ عَلَیْکَ وَ اِنَّهٗ لَا یُذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ)

حسن بن علیؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کیلئے

www.alsajda.com

یہ دعا سکھائی ''باری الہ! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اوران لوگوں میں شامل فرما جنہیں تونے عافیت عطا فرمائی، مجھے اپنا دوست بنا کران لوگوں میں شامل فرما جنہیں تونے اپنا دوست بنایا ہے جونعمتیں تونے مجھے دی ہے۔ان میں برکت عطا فرما،اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تونے فیصلہ کیا ہے۔ بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے۔اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوانہیں ہوتا۔ اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کرسکتا،اے ہمارے رب! تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند وبالا ہے۔

(صحیح سنن ابی داوٗد البانی جلد۵ /۱٦۸، صحیح سنن ترمذی البانی جلد۱ /٤٦٤)

قرآن تین رات سے کم میں مکمل کرنا غلط طریقہ ہے

اکثر وبیشتر دیکھا جارہا ہے لاعلم افراد جنہیں کچھ بھی مبلغ علم نہیں ہے وہ اپنے آپ کو اہل علم بتا کر قرآن کے احکامات مطلق میں گڑبڑ کررہے ہیں اور سنت نبوی پر عبور بتا کر حوالے دے کر اہل ایماں کو متاثر کررہے ہیں ۔ جبکہ ارشاد رسول ﷺ ہے:

عن عبدالله بن عمروؓ ان رسول الله ﷺ قال (لم يفقه من قرا القرآن فی اقل می ثلاث)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''جوشخص تین رات سے کم وقت میں قرآن مبارک کو مکمل کرتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھتا۔

(صحیح سنن ابن ماجہ البانی جلد۳ /۳٤۷، صحیح سنن ترمذی البانی جلد٦ /٤٤٦)

www.alsajda.com

ایک شب شبینہ غیر مسنون ہے

قرآن کو روانی میں تیز تیز پڑھتے ہوئے حافظ کا سامعین کو بغیر سمجھ آئے قرآن مکمل کر لینا چاہے کہ وہ ایک رات اور دو رات میں کیوں نہ ہو یہ غیر شرعی اور غیر مسنون طریقہ ہے۔ دور نبوت میں رسالت مآب ﷺ صحابہ کرام کو قرآن مقدس کی سماعت کے جو مواقع فراہم کرتے تھے وہ تفقہ اور تدبر سے پر ہوا کرتے تھے۔ اور قرآن سے اصحاب رسول اللہ ﷺ اس درجہ مانوس ہو جاتے کہ قرآن ان کے ذہنوں سے محو ہونا تو دور کی بات۔ ان کے اتنے قریب ہوتا کہ وہ قرآن کے بہترین حاملین قرار دیئے گئے۔ قیامت تک کوئی فرزند آدم ان کے تدبر قرآن اور حفظ قرآن اور تلاوت قرآن کی برابری نہیں کر سکتا۔ قرآن اپنے دامن میں کئی مواقع پر اس کے حتمی ثبوت فراہم کئے ہیں۔ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کو داد و تحسین عطا کی ہے۔ اس ضمن میں احادیث کے ذخیرہ میں ہم کو رسول اللہ ﷺ کے جو ارشادات ملتے ہیں وہ انتہائی نادر اور غیر معمولی حیثیت کے حامل ہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہوا:

عن عائشةؓ قالت: لا اعلم نبی الله ﷺ قرء القرآن کله حتی الصباح

ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں "میں نہیں جانتی کہ نبی برحق ﷺ نے کبھی صبح تک (ایک ہی رات میں) سارا قرآن مجید مکمل کیا ہو۔

(صحیح سنن ابن ماجہ البانی جلد ۳/۳۴۸، تحفۃ الاشراف جلد ۱۱/۴۰۸)

یہاں یہ بات کا خاص خیال رہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے صاف صاف واضح ہے کہ امت مسلمہ کا کوئی بھی شخص انفرادی طور پر ایک دن میں یا

www.alsajda.com

ایک رات میں قرآن مکمل تلاوت نہیں کرسکتا۔ شارع اعظم نے اس کو سخت ناپسند کیا اور رب ذوالجلال والاکرام کے کلام کا بھی یہ مقصد نہیں ہے کہ اس کو تیز تیز جلد جلد ادا کر کے دل کو مطمئن کرلیا جائے کہ میں نے قرآن جلد مکمل کرلیا ۔ یہ طریقہ اور ماحول قرآن وسنت کے خلاف ہے۔

سجدہ تلاوت کی دعاء

قرآن میں جہاں جہاں قرآن کی تلاوت کرنے والے کو سجدہ درپیش ہوتے ہیں تو وہاں سجدہ کرنے کے بعد سجدہ تلاوت کی دعا اللہ کے رسول ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ تحدیث شکر تلاوت قرآن پر یہ دعا مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔

عن عائشةؓ قالت: كان النبی ﷺ یقول فی سجود القرآن باللیل (سجد وجهی للذی خلقه و شق سمعه و بصره بحوله و قوته)

ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ''میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔''

(صحیح سنن ابی داؤد البانی جلد ۳/ ۳۴۶، صفۃ الصلوۃ النبی البانی جلد ۱/ ۲۴۲)

یہاں لوگوں کا حال یہ ہے کہ قرآن روانی میں تو پڑھ لیتے ہیں مگر جب سجدہ تلاوت کا موقع آتا ہے تو سجدہ تو چھوڑ ہی دیتے ہیں اور دعا تو انہیں یاد ہی نہیں ۔ یہ ایک مجرمانہ غفلت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ سجدہ تلاوت کو یاد کرلے اور قرآن کی حسن تلاوت سے محظوظ ہو۔

نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا

قرآن کو فرض، تراویح اور نوافل میں دیکھ کر پڑھنے کا رجحان اب کچھ

www.alsajda.com

عام ہوتا جا رہا ہے۔ محدثین کے نزدیک ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے غلام زکوانؒ والی حدیث مستند تو ہے مگر آداب تلاوت قرآن (نماز) کے ذکر میں محدثین نے اپنی کتب میں نقل نہیں کیا ہے۔ بظاہر اعمال صالحہ کے اعتبار سے مسلمانوں میں کافی سستی و کاہلی ہے۔ مگر جب رمضان آتا ہے تو کچھ کم علم نوجوان زکوانؒ والی حدیث پر شدت سے عمل کرنے کیلئے چاق و چوبند نظر آتے ہیں۔ سورہ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَاتُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ ٥ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ ٥ فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ ٥

اے نبی ﷺ! اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کیلئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو!۔ اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ لہٰذا جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت تم اس کی قرات کو غور سے سنتے رہو۔ پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

(سورہ قیامہ: ١٦۔١٩)

یہاں اللہ کے رسول ﷺ کو قرآن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو آداب بتائے ہیں اس کو ہر حال میں ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اور سورہ مزمل میں ترتیل قرآن کا ذکر ہے۔ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہئے تاکہ پڑھنے والے اور سننے والوں پر اس کا اثر غالب آئے۔ ایک حافظ مکمل حافظہ کے ساتھ جب قرآن تراویح میں پڑھتا ہے تو سننے والوں پر غیر معمولی اثر پڑتا ہے اور نماز میں قلوب مطمئن ہوتے ہیں اور روحانی سکون نصیب ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف دیکھ کر پڑھنے والے کی قرات سے اتنا اثر مصلیوں پر نہیں پڑتا۔ معروف طریقہ کو چھوڑ کر کچھ ایسی احادیث کا سہارا

www.alsajda.com

لے کر قرآن کے نظم حفظ کو فراموش کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

کانت عائشةؓ یومها عبدها ذکوانؓ من المصحف

ام المومنین سید عائشہؓ کا غلام زکوانؓ قران مبارک سے دیکھ کر نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری جلد ۱/۱۴۰، شرح السنہ للبغوی جلد ۳/۴۰۰)

صلوۃ نوافل میں تھکاوٹ

عبادت اتنی ہی کرنی چاہئے جتنی دل کو لگے اللہ کے رسول ﷺ نے فرض، سنت اور نوافل میں جو معین حد مقرر کی ہے چاہے وہ قرات کی ہو یا طویل قیام یا رکوع و سجود کی ہو وہ بغیر تھکاوٹ کے ہو۔ جسم پر وزن لے کر لمبی لمبی رکعتیں، طویل رکوع اور لمبے سجدے اگر سکینت سے خالی ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اعتدال کے ساتھ صلاتیں ادا کریں۔ نہ کہ صلوۃ کو بوجھ بنالیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہوتا ہے۔

عن عائشةؓ قالت : قال رسول الله ﷺ خذوا من الاعمال ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا

(ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اپنی ہمت کے مطابق عبادت کرو، اللہ (اجر دے دیتے ہیں) کبھی نہیں تھکتا جب کہ تم (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتے ہو۔

(صحیح بخاری جلد ۷/۱۵۵، صحیح مسلم جلد ۲/۸۱۱)

قضا روزے

رمضان کے فرض روزے اگر کسی وجہ سے قضا ہو جائے تو آئندہ

www.alsajda.com

رمضان سے پہلے وہ روزوں کی قضا کر لے۔ کیونکہ رمضان کے روزے فرض ہے۔ یہ کسی وجہ سے قضا تو ہو سکتے ہیں مگر معاف نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اس کا رکھنا لازمی ہے۔

عن عائشہؓ قالت : کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضیه الا فی شعبان

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں ''مجھ پر رمضان کے روزے باقی رہتے اور میں قضا روزے شعبان سے پہلے رکھنے کا موقع نہ پاتی۔

(صحیح بخاری جلد۳ /۳۵، تمام المنۃ البانی جلد۱ /۴۲۲)

قضا روزے مسلسل متفرق دنوں میں رکھے جا سکتے ہیں۔ اور لگا تار ایک کے بعد ایک رمضان کو چھوڑ کر دوسرے مہینوں میں رکھے جا سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مرنے والوں کے قضا روزے

مرنے والوں کے قضا روزے جو ان کے ذمہ باقی رہ گئے تھے اور موت آ گئی تو ان کے وارثین کو وہ روزے رکھنے چاہئیں۔

عن عائشہؓ قالت : قال رسول الله ﷺ من مات و علیه صیام صام عنه ولیه

ام المومنین سیدہ عائشہؓ نے کہا رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص مر جائے اور اس پر روزے فرض رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث (اس کی طرف سے) قضا روزے رکھے۔

(صحیح بخاری جلد۳ /۳۵، صحیح مسلم جلد۲ /۸۰۳)

www.alsajda.com

نفل روزوں کی قضا

حقیقت یہ ہے کہ نفل روزے چاہے وہ کونسے بھی دنوں کے ہوں اور کسی بھی نیت کے ہوں قضا واجب نہیں ہے۔ ہجرت سے قبل مکہ کے ماحول میں ظلم و ستم کے بیچ صحابہ کرام بھوک پیاس کے تدارک کیلئے وہ نفل روزے رکھا کرتے تھے اور اللہ عز وجل کا قرب حاصل کرتے ۔ ان کی زبانیں شکوہ شکایت سے بالکل دور تھیں ۔فرض روزوں کی جو اہمیت ہے نوافل روزوں کی نہیں ہے۔ نفل روزہ دن میں کسی بھی وقت افطار کیا جا سکتا ہے۔

عن ام هانی قالت: لما کان یوم الفتح فتح مکه جاء ت فاطمة فجلست عن یسار رسول الله ﷺ و ام هانی عن یمنه قالت: فجاء تالولیدة یاناء فیه شراب فتاولته فشرب منه ثم ناوله ام هانی فشربت منه فقالت: یا رسول الله ﷺ ! لقد افطرت و کنت صائمة فقال لها (اکنت تقضین شیئا؟) قالت: لا ، قال (فلا یضرک ان کان تطوعا)

سیدہ ام ہانیؓ کہتی ہیں یوم فتح مکہ یعنی فتح مکہ کے روز سیدہ فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف آ کر بیٹھیں اور میں (یعنی سیدہ ام ہانیؓ) آپ ﷺ کے دائیں طرف، اتنے میں ایک لونڈی برتن لے کر آئی، جس میں پینے کی کوئی چیز تھی، لونڈی نے وہ برتن رسول اللہ ﷺ کو دیا، آپ ﷺ نے اس برتن سے پیا، پھر وہ برتن مجھے دیا، میں نے بھی اس سے پیا اور کہا ''یا رسول اللہ ﷺ ! میرے روزہ تھا، میں نے (آپ ﷺ کا جھوٹا پینے کیلئے روزہ توڑ دیا۔'' آپ نے پوچھا ''کیا تم نے قضا روزہ رکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا ''نہیں۔''

www.alsajda.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر نفلی روزہ تھا، تو کوئی حرج کی بات نہیں''۔

(صحیح سنن ابن ماجہ البانی جلد۲/۳۲۹، سنن ابوداؤد البانی جلد۷/۲۱۵)

گھنے بادل کی وجہ سے کچھ کھالیا

آسمان پر گھنے بادل ہونے کی وجہ سے سورج کی روشنی نہیں دیکھ پائے اور یہ گمان ہوگیا کہ رات ہوگئی ایسی حالت میں کچھ کھالیا بعد معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب ہی نہیں ہوا تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اسی طرح اگر سحری میں مغالطہ ہوجائے بادل ہے ابھی تو رات باقی ہے مگر بعد معلوم ہوا کہ صبح ہوچکی تھی تو اس صورت میں بھی روزے کی قضا واجب ہوگی۔ کفارہ نہیں۔

عن اسماء بنت ابی بکرؓ قالت: افطرنا علی عهد رسول الله ﷺ فی یوم غیم ثم طلعت الشمس ، قلت لهشام : امرو بالقضاء ؟ قال : بد من ذلک

سیدہ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک روز ہم نے بادل کی وجہ سے روزہ افطار کرلیا بعد میں سورج نکل آیا، (حدیث کے ایک راوی اُسامہ کہتے ہیں) میں نے ہشام (دوسرا راوی) سے پوچھا ''کیا لوگوں کو اس وجہ سے قضا کا حکم دیا گیا تھا؟'' ہشام نے جواب دیا ''قضا کے بغیر کوئی چارہ ہے؟''

(سنن ابن ماجہ البانی جلد۱/۵۳۷، مسند احمد الارناؤط جلد۴۴/۴۹۹)

روزے کی حالت میں جماع

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ سخت احتیاط کریں کہ روزہ ایک مبارک اور

www.alsajda.com

مقدس فریضہ ہے ۔ اس کے رکھتے ہوئے شہوت پر قابو پائے اور کوئی ایسی حرکت جو جماع کا سبب بنے نہ کرے۔ کیونکہ روزے کی حالت میں جماع (مباشرت) کرنے سے روزہ ٹوٹتا اور باطل ہوجاتا ہے، اس پر کفارہ بھی ہے اور قضا بھی۔

عن سعید ابن المسیبؓ قال: جاء رجل الی النبی ﷺ فقال: انی افطرت یوما من رمضان فقال له النبی (تصدق و استغفر الله و صم یوما مکانه)

سعید بن مسیّبؒ کہتے ہیں ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا ’’میں نے رمضان کا روزہ توڑ دیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے فرمایا ’’صدقہ کر، اللہ عزوجل سے معافی مانگ اور روزے کی قضا ادا کر‘‘

(ارواء الغلیل جلد۴ رص۹۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۴۶/۱۳)

موجودہ دور میں اگر کسی سے اس قسم کی غلطی ہوتی ہے تو وہ دو ماہ کے روزے رکھے، ایک غلام کو آزاد کرے اور ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور کھانا کھلانے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور ان تینوں صورتوں میں کچھ نہیں کرسکتا تو اسے صدقہ کرنا چاہئے۔

روزے کا کفارہ

عن ابی ہریرہؓ قال: بینمانحن جلوس عند النبی ﷺ اذ جائه رل فقال: یا رسول الله ﷺ اهلکت قال (مالک؟) قال؟ وقعت امراتی و انا صائم ، فقال یا رسول الله ﷺ (هل تجد رقبة تعتقها؟) قال : لا قال (فهل تستطیع ان تصوم من شهرین متتابعین ؟) قال لا قال(فهل

www.alsajda.com

تجد اطعام ستین مسکینا؟) قال : لا قال (اجلس) فمکت عند النبی ﷺ فبینا نحن علی ذلک اتی النبی ﷺ بعرق فیھا تمر .و العرق المکتل الضخم . قال (این السائل؟) فقال: انا قال (خذ ھذا افتصدق به) فقال الرجل : علی افقر منی یا رسول الله ﷺ ؟ قو الله ما بین لا بتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی ﷺ حتی بدت انیابه ثم قال (اطعمه اھلک)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آئے اور کہنے لگے ”یارسول اللہ ﷺ ! میں ہلاک ہوگیا۔“ اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا ”میں نے روزہ کی حالت میں بیوی سے صحبت (جماع) کر بیٹھا ہوں۔“ اللہ کے نبی ﷺ نے پوچھا ”کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟“ اس نے کہا ”نہیں“! “ اللہ کے رسول ﷺ نے پھر دریافت کیا کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے پھر پوچھا ”کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو ؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں۔“ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ”اچھا بیٹھ جاؤ۔“ نبی ﷺ تھوڑی دیر رکے۔ ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک کھجور کا عرق لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ”مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟“ اس نے عرض کیا ”میں حاضر ہوں۔“ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ”یہ کھجور لے جا اور صدقہ کردے۔“ اس نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ ! کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں واللہ مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔“ اللہ کے رسول ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ محمد ﷺ کے

www.alsajda.com

ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "اچھا جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔"

(صحیح بخاری جلد۳ ۳۲/، مشکوۃ المصابیح البانی جلد۱/ ۶۲۳)

روزے میں قئے

روزے کی حالت میں اگر تھوڑا سا حلق میں کھٹا پانی آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر قصداً منہ بھر کر قئے کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے۔ اور اگر کسی کو خود بخود قئے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عن ابی ھریرۃؓ قال : قال رسول اللہ ﷺ (من ذرعه فی ء وھو صائم فلیس علیه قضاء و ان استقاء فلیقض)

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا "جس روزہ دار کو خود بہ خود قئے آئے اس پر قضا نہیں، البتہ جو روزہ دار قصداً قئے لائے وہ قضا روزے رکھے۔"

(صحیح سنن ابوداؤد جلد۲/ ۳۲۱، السنن الکبری للبیھقی جلد۴/ ۳۷۱)

نفل روزے

بن ابی سعیدؓ قال : سمعت النبی ﷺ یقول من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ و جھه عن النار سبعین خریقا

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالی اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور کر دیں گے۔"

(صحیح بخاری جلد۴/ ۲۶، مشکوۃ المصابیح البانی جلد۱/ ۶۳۶)

اللہ اللہ کس درجہ رحمتیں اور برکتیں ہیں کہ مسلمان اللہ کے لئے یوں نفل

www.alsajda.com

روزہ رکھیں اور اسے جھپٹ کر جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے وہ جہنم جس کی آگے کے تصور سے دل کو جھٹکے لگتے ہیں اور روح تڑپ اٹھتی ہے۔نفل روزہ کس فضیلت وسعادت کا حامل ہے اللہ کے رسول ﷺ کی اس بات سے اندازہ لگتا ہے۔مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

شوال کے روزے

ہر سال جولوگ اہتمام کے ساتھ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھتے ہیں انہیں بشارت ہے کہ انہیں عمر بھر کے روزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔

عن ابی ایوب الانصاریؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من صام رمضان ثم اتبعه بست من شوال فکانما صام الدھر

ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال میں بھی چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔''

(صحیح مسلم جلد۳/۱۶۹،صحیح سنن ابوداؤد جلد۷/۱۹۱)

ایام بیض کے روزے

ہر ماہ کے درمیان چاند کی ۱۳/۱۴/۱۵ کے روزے رکھنے سے ساری عمر کے روزے رہنے کا اجر وثواب ملتا ہے۔مسلمانوں کا یہ ایک خاص وصف ہے کہ وہ اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کیلئے ہر ماہ ایام بیض کے روزہ رکھ کر اپنا تزکیہ نفس کرتے ہیں اور اللہ سے غیر معمولی اجر پاتے ہیں۔

عن ابی قتادةؓ قال : قال رسول اللہ ﷺ ثلاث من کل شھر و رمضان الی رمضان فھذا صام الدھر کله

www.alsajda.com

ابوقتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیانی عرصہ میں ہر ماہ تین دن (ایام بیض) کے روزے رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔''

(صحیح مسلم البانی جلد۳/۱۶۹، صحیح سنن ترمذی جلد۱/۱۴۹)

۹ (عرفہ) کا روزہ

ایام حج کے دنوں میں حج نہ کرنے والے شخص کو ۹ ذوالحجہ کا روزہ رکھنے کا حکم ہے۔ اور یہ ایک روزہ گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ گناہ سے مراد وہ گناہ جو صغیرہ ہوں، کبیرہ گناہوں کیلئے تو توبہ شرط ہے۔

عن ابی قتادۃؓ ان النبی ﷺ قال صیام یوم عرفة احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله و السنة التی بعد و صیام یوم عاشوراء احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ کے بدلہ میں اللہ تعالی ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔ اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بدلہ میں گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔

(صحیح مسلم البانی جلد۲/۸۱۸، صحیح سنن ترمذی البانی جلد۲/۲۴۹)

۹ اور ۱۰ محرم کا روزہ

عن عبدالله ابن عباسؓ یقول : حین صام رسول الله ﷺ یوم عاشوراء و امر بصیامه قالوا : یارسول الله ﷺ ! انه یوم تعظمه

www.alsajda.com

الیهود و النصاری، فقال رسول الله (فاذا كان العام المقبل ان شاء الله صمنا الیوم التاسع) قال : فلم یات العام المقبل حتی توفی رسول الله ﷺ

عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء (دس محرم) کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا لوگوں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! دس محرم تو یہود و نصاری کے نزدیک بڑی عظمت کا دن ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا آئندہ سال ہم انشاءاللہ! (دس محرم کے ساتھ) نو محرم کا روزہ رکھیں گے۔ لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(صحیح مسلم جلد ۲/۷۹۷، صحیح وضعیف ابی داؤد البانی جلد ۲/۱)

۱۰/۱۱ محرم کو بھی یہ دو روزے رکھے جا سکتے ہیں مگر صرف ۱۰ محرم کا روزہ رکھنا خلاف سنت ہے۔ بہت سارے لوگ ۱۰ عاشورے کو حسینؓ سے نسبت دے کر الگ الگ قسم کے کھانے اور مشروبات بنا کر اپنے نفس کی خواہشات پورے کرتے ہیں۔ زباں پہ غم دل میں خواہش۔ یہ ایک ایسی عجیب کیفیت ہے جو اس وقت امت کو اپنے حصار میں لی ہوئی ہے۔ اور جاننے اور سمجھنے والے لوگ بھی اس میں مبتلا ہیں۔ دراصل انبیاء علیہ السلام کے ہی دور سے محرم الحرام کا مہینہ چلا آ رہا ہے اس کی نسبت وضعی داستانوں میں گھڑے گئے کربلا کے داستانوں سے نسبت دے کر عاشورہ کی اہمیت گھٹانا بدترین گھناؤنا گناہ ہے۔

ممنوع روزے

ذوالحجہ کی ۱۰ تاریخ (عیدالفطر) اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا ممنوع

www.alsajda.com

ہے ۔اورخصوصاً جمعہ کے دن روزہ رکھنا منع ہے،صوم وصال بغیر کھائے کے (افطار) دوسرے دن روزہ رکھنا منع ہے۔اوراستقبال رمضان کے نام سے بھی روزہ رکھنا منع ہے۔ایام تشریق ۱۳/۱۲/۱۱ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا منع ہے۔ نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا منع ہے۔ ہفتہ کے دن کا مخصوص روزہ رکھنا جائزنہیں ۔غیر اللہ کی منت کیلئے روزے رکھنا حرام ہے، ناجائز حاجتوں کیلئے روزہ رکھنا ناجائز ہےاورکسی پہ ظلم وستم یا بربادی کیلئے روزہ رکھنا باطل ہے۔

اعتکاف کے احکام

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت نبوی ﷺ ہے ۔

اعتکاف کی مدت ۱۰ دن ہے۔

عن ابی ھریرہؓ قال: کان یعرض علی النبی ﷺ القرآن فی کل عام مرۃ فعرض علیه مرتین فی العام الذی قبض فیه و کان یعتکف کل عام عشرۃ ایام فاعتکف عشرین یوما فی العام الذی قبض فیه.

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے سامنے ہرسال (رمضان میں)ایک بار قرآن پڑھا جاتا۔جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے سامنے دوبارقرآن مجید ختم کیا گیا۔اسی طرح ہرسال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

(صحیح بخاری جلد۳ /۵۱،صحیح ابوداوَد البانی جلد۷ /۲۲۹)

اعتکاف کا وقت اورجگہ

اعتکاف کرنے والے پر لازم ہے کہ مسجد میں وہ فجر کی نماز کے ساتھ ہی اعتکاف کی جگہ بیٹھ جائے

www.alsajda.com

عن عائشۃؓ قالت: کان رسول اللہ ﷺ اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے۔

(صحیح بخاری جلد۲/۸۳۱، صحیح ابوداؤد جلد۷/۲۲۶)

اعتکاف کرنے والے کی بیوی سے ملاقات

مسجد میں اعتکاف کرنے والے کی بیوی اپنے شوہر سے کسی اہم بات کے معلومات کیلئے مسجد میں ملاقات کیلئے آسکتی ہے۔ اور اعتکاف کرنے والا اپنی بیوی کو اگر اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو تو وہ گھر تک لے جا کر چھوڑ کر واپس مسجد آسکتا ہے۔

عن صفیۃؓ قالت: کان رسول اللہ ﷺ معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت لا نقلب فقام معی لیقلبنی

سیدہ صفیہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں رات کو نبی ﷺ سے ملنے آئی اور باتیں کرتی رہی واپس جانے کیلئے اٹھی تو نبی ﷺ مجھے چھوڑنے کیلئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

(صحیح ابوداؤد البانی جلد۷/۲۳۳، التعلقات صحیح ابن حبان جلد۵، ۴۳۴)

مردوں کو اعتکاف مسجد میں ہی کرنا ہے اور عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں وہ اپنے گھر کے ہجرے میں ہی اعتکاف کرے گی۔ اعتکاف کیلئے روزہ رکھنا شرط ہے۔ بغیر روزہ کے اعتکاف صحیح نہیں۔ اور قیام اعتکاف میں کسی کی بیمار پرسی کیلئے جانا، جنازے میں شریک ہونا یا بیوی سے گھر جا کر مباشرت کرنا قطعاً

www.alsajda.com

ممنوع ہے۔

عن عائشةؓ الت ، السنة عليالمعتكف ان لا يعود مريضا و لا يشهد جنازة و لا يمس امراة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة الالما لا بد منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا فى مسجد جامع

عائشہؓ فرماتی ہیں ’’اعتکاف کرنے والے کیلئے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی کو نہ جائے ، جنازے میں شریک نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے مجامعت کرے، اعتکاف کی جگہ سے ایسے ضروری کام (یعنی قضائے حاجت ، فرض غسل وغیرہ) کے بغیر نہ نکلے۔ جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو، اعتکاف رزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے‘‘۔

(صحیح سنن ابوداؤد البانی جلد۲۳۵/۷، مشکوۃ المصابیح البانی جلد۱/۶۴۹)

عورتوں کا اعتکاف

عن عائشةؓ ان النبى ﷺ كان يعتكف العشر الا واخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده

عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ (۲۱ سے ۳۰ رمضان مبارک) تک اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی۔ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

(صحیح بخاری جلد۳/۳۷، صحیح مسلم البانی جلد۲/۸۳۱)

اعتکاف کچھ دن

اگر کسی کو رمضان میں اعتکاف کرنے کیلئے ۱۰ دن نہیں مل سکے تو وہ جتنے بھی دن اسے مل گئے ہیں آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہئے اور کوئی

www.alsajda.com

آخری عشرہ میں اپنی مشغولیت کی بنا پر (شرعی عذر) ہوتو ایک رات ہی سے اعتکاف کرلے۔

عن ابن عمرؓ ان عمر سال النبی ﷺ قال : کنت نذرت فی الجاھلیة ان اعتکف لیلة فی المسجد الحرام ؟ قال (اوف بنذرک

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا ’’میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی (پوری کروں یا نہ کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا ’’اپنی نذر پوری کر‘‘

(صحیح بخاری جلد۳ / ۴۸، مشکوہ المصابیح البانی جلد۱ / ۶۴۸)

لیلة القدر (شب قدر)

ماہ رمضان مبارک میں آخری عشرہ میں جو غیر معمولی رات ہے وہ شب قدر کی رات ہے یہی وہ شرف وسعادت والی رات ہے جس کی ابتداء سے روئے زمین پر اللہ کے آخری نبی ﷺ کے قلب اطہر پر ۲۳ سال کے عرصہ میں قرآن بتمام وبکمال نازل ہوا۔ قرآن میں اس رات کا تفصیلاً ذکر ہے۔ سورہ بقرہ ۱۸۴، سورہ دخان ابتدائی آیات، اور سورہ قدر قرآن اللہ کی طرف سے نازل کردہ مقدس ضابطہ حیات ہے جو نسل آدم کو عطا کیا گیا۔ یہ قرآن جس رات میں نازل ہوا اس کی بڑی فضیلت آئی ہے

عن ابی ھریرةؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من قام لیلة القدر ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ’’جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے

www.alsajda.com

جاتے ہیں۔''

(صحیح بخاری جلد۳ /۲۶،صحیح الجامع الصغیر البانی جلد۲ /۱۱۰۰)

آخری عشرہ میں لیلۃ القدر

آخری عشرہ میں ۲۱ /۲۳ /۲۵ /۲۷ /۲۹ طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عن عائشۃؓ ان رول اللہ ﷺ قال (تحروا لیلۃ القدر فی لوتر من العشر الاواخر من رمضان)

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' رمضان کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔''

(صحیح بخاری جلد۳ /۴۶،صحیح مسلم جلد۲ /۱۰۷)

اللہ کے رسول ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ماہ رمضان آیا تو آپ نے آخری عشرہ میں اپنے اہل وعیال کو عبادت کی طرف راغب کیا خود بھی مشغول رہے اور گھر والوں کو بھی مشغول رکھا۔

عن عائشۃؓ قالت : کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل العشر شد مئزرہ و اخی لیلہ و ایقظ اھلہ

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں'' جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے رسول اللہ ﷺ (عبادت کیلئے) کمر بستہ ہو جاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔''

(صحیح بخاری جلد۳ /۴۷،صحیح الجامع الصغیر البانی جلد۲ /۸۶۰)

www.alsajda.com

تلاوت قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور نسل انسانی کیلئے ہدایت اور رہنمائی عطا ہوئی۔ اسی لئے اس مہینہ میں اللہ کے رسول ﷺ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرتے جبکہ خصوصاً جبرئیل علیہ السلام اللہ کے رسول ﷺ کو قرآن پڑھ کر سناتے اور رسول اللہ ﷺ سے خود قرآن سنتے۔ یہ ایک مہینہ قرآن میں اتنا مشغول ہو جاتے کہ آپ ﷺ کو زندگی کے معاملات میں فرصت نہ ملتی اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسی مبارک کلام کی تلاوت کیلئے مشغول اور معمور کرتے۔ اس مہینہ کی اہمیت اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اس میں اللہ کی راہ میں اتنا زیادہ انفاق کرتے کہ کچھ بھی پاس باقی نہ رہتا۔ سب کچھ راہ حق میں دے دیتے۔ سائلین، غرباء، مسکین، یتیم، یسیر اور مفلس، مسافر، قرضدار، غلام، بے سہارا افراد کی مالی مدد سے وہ دلجوئی ہوتی کہ اہل کفر بھی توبہ توبہ کرتے ایمان قبول کر لیتے۔ مدینۃ النبی ﷺ کا ماحول اتنا غیر معمولی ہو جاتا کہ ہر غریب سے غریب اپنے پاس سے کچھ نہ کچھ اللہ کی راہ میں دے کر اپنے آپ کو مسرور پاتا اور اپنی خوش قسمتی سمجھتا۔

عن ابن عباسؓ قال: کان النبی ﷺ اجود الناس بالخیر و کان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل و کان جبریل علیہ السلام یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان حتی ینسلخ یعرض علیہ النبی ﷺ القرآن فاذا لقہ جبریل علیہ السلام کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں

www.alsajda.com

بہت سخی تھے لیکن رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں جبریل علیہ السلام ہر رات آپ ﷺ سے ملا کرتے اور اللہ کے رسول ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن مجید سناتے۔ جب جبریلعلیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔

(صحیح بخاری جلد ۱/۸، صحیح مسلم جلد ۴/۱۸۰۳)

لیلۃ القدر کی دعا

قرآن جس رات میں نازل ہوا وہ روئے زمین کی سب سے عظیم تر رات تھی جس نے ہست و بود اور رات و دن کو بدل کے رکھ دیا۔ نسل انسانی کی تقدیر روشن اور تابناک کردی گئی۔ اور ہدایت کل عطا کردی گئی ۔ رہے بدنصیب تو وہ قرآن سے نالاں رہے اور ان کا مقدر برباد ہو گیا۔ یہ وہ رات تھی جس نے حق و باطل کا فرق کرنے والی کتاب دنیا کو دی۔ وہ کتاب فرقان عظیم، کلام حق اور ضابطہ حیات مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ جس میں نبی آخریں ﷺ نے یہ دعا سکھائی تا کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں پر غضب کے بجائے رحمت کا معاملہ کرے۔ مختصر سے جملوں میں یہ غیر معمولی دعا ہے۔

عن عائشہؓ قالت: قلت یا رسول الله ارایت ان علمت ای لیلة لیلة القدر ما اقول فیھا؟ قال : قولی (اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی)

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں؟'' نبی ﷺ نے فرمایا کہو ''یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرما۔''

(مشکوۃ المصابیح البانی جلد ۱/۶۵۱، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ جلد ۴/۱۸۲)

www.alsajda.com

صدقہ فطر

صدقہ فطر روزہ دار پر فرض ہے۔صدقہ فطر دراصل روزہ کی حالت میں روزہ دار سے جو غلطیاں اور گناہ ہوجاتے ہیں اس سے اس کو صاف ستھرا کرنے کیلئے صدقہ فطر لازم کیا گیا ہے۔

عن ابن عباسؓ قال: فرض رسول الله ﷺ زکاة الفطر طهرة للصائم من اللغو والرفث و طعمة للمساکین فمن اداها قبل الصلاة ، فهی زکاة مقبولة، و من اداها بعد الصلاة فهی صدقة من الصدقات

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر،روزے دار کو بیہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کیلئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کیلئے فرض کیا ہے۔جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہوگیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔

(صحیح سنن ابوداؤد البانی جلد ۵/ ۳۱۷،ارواء الغلیل البانی جلد ۳/ ۳۳۲)

صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت چھوٹا ہو یا بڑا روزہ دار ہو یا غیر روزہ دار صاحب نصاب ہو یا نہ ہو اور غلام ہو یا آزاد ہو فرض ہے۔

عن ابن عمرؓ قال : فرض رسول الله ﷺ زکاة الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد و الحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو،غلام،آزاد،مرد،عورت،چھوٹے،بڑے

www.alsajda.com

ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔

(صحیح بخاری جلد۲ /۱۳۰، مشکوۃ المصابیح البانی جلد۲ /۱۳۰)

صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے، جو لگ بھگ پونے تین سیر یا ڈھائی کلوگرام کے برابر ہے۔ یہ مقدار ایک صاع کی ہے اس حساب سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ صدقہ فطر غلہ کی شکل میں دینا افضل ہے۔ اور صدقہ فطر میں گیہوں، چاول، جو، کھجور، منقیٰ یا پنیر میں سے جو چیز استعمال میں ہے وہ دینا چاہئے۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے عید سے ایک دو دن پہلے بھی دے سکتے ہیں۔ صدقہ فطر گھر کے بڑے لوگ اور تمام افراد بیوی، بچے، اور ملازموں کے طرف سے نکالنا ضروری ہے۔ بہت سارے لوگ یہاں اس بات سے غافل ہیں کہ وہ روزے تو رکھ لیتے ہیں مگر صدقہ فطر ادا کرنے میں کوتاہی برتتے ہیں اور اس کو ادا کرنا بوجھ سمجھتے ہیں جبکہ نادانوں کو یہ جان لینا چاہئے کہ ان کے اپنے غلطیوں اور قصوروں کی تلافی کیلئے جو ان سے روزے کے حالت میں ہوئی ہے صدقہ فطر رکھا گیا ہے۔ تا کہ یہ اللہ رب العزت کی طرف سے دی گئی سہولت سے مستفید ہوں۔

صلاۃ عید

عید کا دن وہ مبارک دن ہے جس دن محنت کرنے والے کو اس کا صلہ ملتا ہے اور اللہ کی طرف سے اعزاز عطا کیا جاتا ہے۔ یہ دن وہ دن ہے جب جبریل علیہ السلام کو اعلان کرنے کیلئے کہا جاتا ہے کہ میرے بندوں نے جو روزہ رکھ کر بھوک و پیاس کی تکلیف اٹھائی، رات اور دن قرآن پڑھتے رہے، حلال بھی حلال ہوتے پر ان پر کچھ وقت کیلئے بند ہو گیا تھا، بندہ فریضہ روزہ ادا

www.alsajda.com

کر کے جب عید مناتا ہے تو اسے خوش خبری دے دو کہ اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ یہ ہے وہ اعلان جس سے روزہ دار کی زندگی میں انقلاب بپا ہوتا ہے اور زمین پر وہ اللہ کے خوش قسمت بندوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور آخرت میں بلند مرتبہ کا حامل ہو جاتا ہے۔ عید کے دن مسواک کرنا، غسل کرنا اور خوشبو لگانا محبوب عمل ہے۔

عن ابن عباسؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين فمن جاء الى الجمعة فليغتسل و ان كان طيب فليمس منه و عليكم بالسواك

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس روز (جمعہ) کو مسلمانوں کیلئے عید کا دن بنایا ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کیلئے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے اگر خوشبو میسر ہو تو وہ لگائے اور مسواک بھی کرے۔

(صحیح سنن ابن ماجہ البانی جلد ۱/۹۰۱، صحیح الجامع الصغیر البانی جلد ۱/۴۴۹)

عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا اگر چہ کپڑا پرانا کیوں نہ ہو، صاف ستھرا پہننا چاہئے۔ آج کل زری کا کام کروا کر جو کرتے اور شیروانیاں اور کوٹ استعمال کئے جا رہے ہیں یہ ناجائز ہے۔ رنگ برنگے تاروں سے جڑے ہوئے سیون الگ الگ تراشے ہوئے ڈیزائنس گلے کے کالر آستین کے کف اور سینے کے گنڈیوں کے پاس، پیٹھ پر پرندوں کے پروں اور الگ الگ قسم کے ڈیزائنس جو اختیار کئے جا رہے ہیں یہ ریا کاری کے جرم میں آتے ہیں۔ قرآن بار بار مسلمانوں کو تقویٰ کے لباس کی تاکید کرتا ہے ۔ اور نبی رسالت مآب ﷺ نے بھی اپنی زندگی کے سارے معالات میں جو سیدھے سادھے لباس کو پسند کیا ہے یہ اس حد کو بھی پار کر گئے ۔ حد تو یہاں تک ہوگئی کہ عورتوں

www.alsajda.com

کے لباس کی طرح نوجوان بھی لباس پہننے لگے۔ یہ شیطانی لباس ہے جس سے گھمنڈ، تکبر اور انا ظاہر ہوتا ہے۔ تن پوشی کیلئے سیدھا سادھا لباس ہی زیب دیتا ہے۔ رنگ برنگے بناوٹی لباس قبر کی تاریکی میں جہنم کی آگ کا لاوا ہوگا۔ جو جسم پر پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ توبہ توبہ اللہ کی پناہ!۔

عیدالفطر

عیدالفطر کے دن عیدگاہ کو جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا سنت ہے۔ میٹھی چیز میں ہمارے معاشرے میں جو شیر خرمہ بنایا جاتا ہے اور اسی کو لازم عید کر دیا گیا ہے یہ غیر شرعی ہے کیونکہ یہ جو شیر خرمہ ہے یہ ایران کا ڈش ہے۔ عربی ذائقہ مٹھاس میں اللہ کے نبی ﷺ کے دور میں کھجور سے اسید بنائی جاتی تھی جو شکر یا شہد گھی کے ساتھ کھجور کو گھوٹ کر حلوے کے شکل میں بنایا جاتا تھا۔ آج امت پر جو نحوست اور بدعملی کے سائے اُمڈ آئے ہیں اس میں بدعملی سب سے زیادہ غالب ہے۔ کبھی کسی نے یہ کوشش نہیں کی کہ اہل علم سے پوچھے کہ دور نبوت میں اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ کس قسم کی میٹھی چیزیں کھاتے تھے؟۔ ہمارے ہاں شیر خرمہ کے بغیر عید ہی نہیں ہوتی۔ جبکہ دو تین اور طاق کھجوریں کھا کر اللہ کے نبی ﷺ نماز عید ادا کرنے کیلئے جاتے۔

عن انس بن مالک ﷺ قال: کان رسول الله ﷺ لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل ثمرات و یاکلهن وترا

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی ﷺ کھجوریں طاق کھاتے تھے۔

(صحیح بخاری جلد ۱/ ۴۴۷، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد ۷/ ۸۳۰)

www.alsajda.com

صلاۃ عید اپنے محلے سے باہر عیدگاہ کھلے میدان میں ادا کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔اور صلاۃ عید کیلئے خواتین کو بھی عیدگاہ لے جانا چاہئے تا کہ وہ بھی صلاۃ عید میں شریک رہے۔

و عن ام عطیةؓ قالت: امرنا رسول الله ﷺ ان نخرج الحیض یوم العیدین و ذوات الخدور فیشهدن جماعة المسلمین و دعوتهم و تعتزل الحیض عن مصلاهن

ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ''دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عیدگاہ لائیں تا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔''

(صحیح بخاری جلد ۱/۸۰،مشکوۃ المصابیح البانی جلد ۱/۴۵۱)

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ عیدگاہ جاتے وقت کثرت سے تکبیریں کہے، تکبیرات کہنے میں کوئی شرم اور جھجک محسوس نہ کرے۔جبکہ بڑے بوڑھے، جوان،عورتیں بچے سب ہی تکبیرات کہتے ہوئے عیدگاہ جائے یہاں تک کہ امام خطبہ کیلئے ممبر پر بیٹھ نہ جائے۔

تکبیرات

عن ابن مسعودؓ انه کان یکبر ایام التشریق الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد

عبداللہ بن مسعودؓ ایام تشریف (۱۱،۱۲،۱۳ ذی الحجہ) میں یہ تکبیر پڑھا کرتے۔

الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد

(ارواء الغلیل استاد البانی جلد ۳/۱۲۵،مستدرک حاکم البانی جلد ۱/۳۰۰)

www.alsajda.com

صلواۃ عیدین کا طریقہ

یہی تکبیرات عیدالفطر کے دن بھی جاتے اور آتے وقت پڑھنا ہے۔عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کا وقت ہے۔نماز عیدالفطر دیر سے پڑھنی چاہئے۔ صلاۃ عیدالفطر دو رکعت ہیں اور اس صلاۃ اذان اور اقامت نہیں ہے۔صلاۃ عید میں پہلے نماز پھر خطبہ دینا سنت ہے۔صلاۃ عید میں بارہ تکبیریں سنت ہیں۔ پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرات سے پہلے پانچ تکبیرات کہنے چاہئے۔آپ جب بھی تکبیرات کہہ رہے ہیں رفع یدین کرنا چاہئے۔اگر آپ مزید تفصیلات صلاۃ عیدین کے متعلق دیکھنا چاہتے ہیں تو ''صفت صلاۃ النبی ﷺ''، ''تحقیق صلاۃ الرسول ﷺ'' یہ دونوں کتابیں بازار میں دستیاب ہیں۔اسے پڑھئے۔

رمضان میں عمرہ

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اس مہینہ کے ہر دن و رات اور ہر گھڑی بڑی سعادت اور فضیلت کی ہے۔اور اس مہینے میں بیت اللہ کا عمرہ کرنا ثواب کے اعتبار سے بہت بڑے اجر کا حامل ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا

فاذا كان رمضان اعتمرى فيه فان عمرة فى رمضان حجة

اس جگہ پر اس خاتون کا نام بھی ام سنان انصاریہ بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا ''جب رمضان آئے تو اس میں عمرہ کرنا، اس لئے کہ رمضان میں عمرہ کرنا، حج کے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

(صحیح بخاری جلد۳ ر۳، صحیح مسلم جلد۲ ر۹۱۷)

www.alsajda.com

فتاوی: فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ

سوال: میری بیوی کے پاس سونا ہے، جسے وہ پہنتی ہے اور حد نصاب کو پہنچا ہوا ہے تو کیا اس میں زکاۃ واجب ہے؟ اور زکاۃ کی ادائیگی مجھ پر واجب ہے یا میری بیوی پر؟ اور زکاۃ اسی سونا میں سے دینی ہوگی یا اس کی قیمت لگا کر زکاۃ دینی ہوگی؟

جواب: سونے چاندی کے زیورات اگر حد نصاب کو پہنچ جائیں تو زکاۃ واجب ہے، سونے کا نصاب بیس مثقال اور چندی کا ایک سو چالیس مثقال، رائج سکہ کے مطابق سونے کا نصاب پونے بارہ سعودی جنیہ (گنی) ہے جو سونے کا زیورا تنے یا اس سے زیادہ وزن کا ہوگا، اس میں زکاۃ واجب ہوگی، اور زکاۃ کی مقدار ڈھائی فیصد ہے (یعنی ایک ہزار میں پچیس) اسی حساب سے مال کی زیادتی کے ساتھ زکاۃ بڑھتی جائے گی، زکاۃ زیورات کے مالکین پر واجب ہوگی اور اگر اس کا شوہر یا اور کوئی شخص اس کی اجازت سے ادا کر دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں اور یہ ضروری نہیں کہ ان زیورات ہی سے زکاۃ ادا کی جائے بلکہ ان کی قیمت سے ادا کرنا کافی ہوگا، جب بھی سال پورا ہوگا بازار میں سونے اور چندی کی قیمت کے اعتبار سے زکاۃ ادا کر دی جائے گی۔ واللہ ولی التوفیق۔

سوال: ایک آدمی اپنے بیٹے کی شادی کیلئے کئی سال سے پیسے جمع کرتا ہے تو کیا اس میں زکاۃ ہے؟ جب کہ مقصد صرف لڑکے کی شادی کرنی ہے؟

جواب: جمع کردہ تمام پیسوں پر سال پورا ہونے کے بعد زکاۃ واجب ہے، چاہے نیت لڑکے کی شادی کرنی ہو، اس لئے کہ وہ رقم اس کی ملکیت ہے

www.alsajda.com

اس لئے ہر سال اس کی زکاۃ ادا کرنی ہوگی یہاں تک کہ شادی میں خرچ کر دی جائے، قرآن وسنت کے عمومی دلائل کا یہی تقاضا ہے۔

سوال: میں ایک گورنمنٹ آفس میں ملازم ہوں اور چار ہزار ریال ماہانہ تنخواہ پاتا ہوں، ایک سال میں تقریباً سترہ ہزار ریال جمع کیا ہے جو بینک میں موجود ہے ماہ شوال میں ان شاء اللہ شادی کروں گا تو یہ رقم خرچ کروں گا اور اس کا کئی گناہ قرض لوں گا تا کہ شادی کے اخراجات پورا کرسکوں، کیا اس سترہ ہزار ریال پر سال پورا ہونے کے بعد زکاۃ واجب ہوگی اور اگر واجب ہوگی تو اس کی مقدار کیا ہوگی؟

جواب: مذکورہ رقم میں سال پورا ہونے کے بعد زکاۃ واجب ہوگی چاہے نیت شادی کی ہو یا قرض ادا کرنے کی یا مکان بنانے وغیرہ کی ان عمومی دلائل کی بنیاد پر جو سونے چاندی اور ان کے قائم مقام چیزوں میں وجوب زکاۃ پر دلالت کرتے ہیں اور زکاۃ کی مقدار چالیسواں حصہ ہے یعنی ایک ہزار میں پچیس ریال، واللہ ولی التوفیق۔

سوال: کچھ عرصہ پہلے میں نے اپنا زیر استعمال سونا فروخت کر دیا جبکہ میں نے اس کی زکوۃ ادا نہیں کی تھی۔ اب اس کی زکوۃ کیسے ادا ہوگی؟ معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے وہ زیور چار ہزار ریال میں فروخت کیا تھا؟

جواب: اگر آپ کو سونا فروخت کرنے کے بعد اس پر وجوب زکوۃ کا علم ہوا ہے تو اس صورت میں آپ پر کوئی حرج نہیں ہے اور اگر (فروخت سے پہلے) آپ کو اس مسئلہ کا علم تھا تو اس رقم میں سے ریٹ (2.5 فیصد) سالانہ کے حساب سے زکوۃ ادا کریں۔ اسی طرح گذشتہ سالوں کی زکوۃ بھی مارکٹ میں سونے کی

www.alsajda.com

قیمت کے حساب سے ادا کرنا پڑے گی۔ آپ معروف کرنسی کے ساتھ ۱۰/۴ یعنی 2.5 فیصد کے حساب سے زکوۃ ادا کریں۔ اگر آپ کو زیورات پر وجوب زکوۃ کا علم آخری سال ہوا تو پھر صرف آخری سال کی زکوۃ دینا پڑے گی۔

سوال: کیا میری طرف سے میرا خاوند زکوۃ ادا کر سکتا ہے؟ جبکہ یہ خاوند ہی کا دیا ہوا مال ہے۔ نیز کیا میں اپنے یتیم اور نوجوان بھانجے کو زکوۃ دے سکتی ہوں جبکہ وہ شادی کی فکر میں ہے؟

جواب: اگر آپ کا مال سونے، چاندی یا دیگر اموال زکوۃ میں نصاب یا اس سے زائد مقدار کو پہنچ چکا ہے تو اس کی زکوۃ ادا کرنا آپ پر واجب ہے۔ اگر آپ کا خاوند آپ کی اجازت (ومشاورت) سے زکوۃ ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح آپ کی طرف سے آپ کا باپ، بھائی یا کوئی اور شخص آپ کی اجازت سے زکوۃ ادا کر دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر آپ کا بھانجا شادی کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کے اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا تو اسے زکوۃ دینا جائز ہے۔

سوال: ایک عورت کا خاوند ملازم ہے، چار ہزار ریال تنخواہ پاتا ہے مگر تیس ہزار کا مقروض ہے کیا وہ اسے زکوۃ دے سکتی ہے؟

جواب: عام دلائل کی رو سے، علما کے صحیح ترین قول کے مطابق اگر عورت اپنے زیورات یا غیر زیورات کی زکوۃ اپنے غریب یا مقروض خاوند (جو ادائیگی قرض کی طاقت نہ رکھتا ہو) کو دینا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی ایک دلیل اللہ تعالی کا ارشاد بھی ہے۔

انما الصدقت للفقراء و المسكين (التوبہ ٦٠)

صدقات (زکوۃ) فقراء و مساکین کیلئے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

www.alsajda.com

فتاوی: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ

سوال: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو ایسے ماحول میں کوئی شخص فوت ہو جائے تو بغیر حساب کے جنت میں جائے گا؟

جواب: اس حدیث کا مقصد یہ نہیں ہے کہ جو بھی رمضان کے مہینے میں مرے وہ بغیر حساب کے جنت میں جائے گا بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان کی حوصلہ افزائی کرنا تاکہ وہ روزہ رکھ کر جنت کے دروازے سے جانے کا حقدار بنے۔ اب رہی یہ بات کہ بغیر حساب کے جنت میں کون جائیں گے تو اللہ کے رسول ﷺ نے بتا دیا ہے کہ ''وہ لوگ نہ دم کرواتے ہیں نہ داغ لگواتے ہیں اور نہ ہی پرندوں کو بنیاد بنا کر فال لیتے ہیں بس وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔''

سوال: کیا روزے کی حالت میں خوشبو، عطر استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں خوشبو استعمال کرنے اور سونگھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ عود لوبان کی دھونی نہ سونگھے کیونکہ اس سے دھواں معدہ میں جاتا ہے۔

سوال: کیا روزے کی حالت میں ناجائز گفتگو کرنے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

جواب: اگر روزہ دار روزے کی حالت میں جھوٹ بولتا ہے اور جہالت کے کام کرتا ہے تو اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا بلکہ روزے کے اجر و ثواب میں یقیناً کمی آجاتی ہے۔

www.alsajda.com

سوال: میں فجر کے وقت بیدار ہوا اور یہ سمجھ بیٹھا کہ ابھی رات باقی ہے جبکہ ازان کی آواز آئی تو میں نے جلدی سے کھا پی لیا کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا کیا؟

جواب: آپ کا روزہ نہیں ٹوٹا بلکہ باقی ہے۔ کیونکہ آپ نے فجر کے طلوع ہونے کے بعد کچھ نہیں کھایا۔

سوال: اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے ''سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے'' اب سوال یہ ہے کہ سحری کی برکت سے کیا مطلب ہے؟

جواب: سحری کی برکت سے مراد شرعی برکت اور بدنی برکت ہے۔

سحری کی برکت یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کو ماننا اور ان کے اقتدا کرنا۔

بدنی برکت یہ ہے کہ سحری کر کے بدن کو خوراک پہنچانا ہے جس سے کہ روزے کی حالت میں قوت ملتی رہتی ہے۔

سوال: روزے کی حالت میں بھول کر کھانے پینے کا حکم ہے؟ اگر کسی ایسے شخص کو دیکھے جو روزے کی حالت میں کھا رہا ہے تو کیا اسے ٹوکا جائے؟

جواب: جو شخص بھول چوک کر روزے کی حالت میں کھا پی رہا ہو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے یہ فرمایا جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ مکمل کرے (افطار نہ کرے) اس لئے کہ اس کو اللہ تعالی نے کھلایا اور پلایا۔ یہاں اس بات کا خیال رہے کہ ایسے شخص کو ٹوکا نہ جائے۔

سوال: کیا کسی دوائی کے ساتھ غرارے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر دوائی کو نگلا نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا مگر ایسا صرف

www.alsajda.com

ضرورت کے وقت ہی کرنا چاہیئے۔

سوال: کیا وہ شخص کا روزہ ہے جو رمضان میں جھوٹی گواہی دیتا ہے؟

جواب: ایسے شخص کا روزہ تو برقرار رہے گا مگر جھوٹی گواہی دینے کا وبال اس کے سر پر ہوگا۔ البتہ اس کے روزے کے اجر وثواب میں کمی آئے گی۔

سوال: وہ کونسا سفر ہے جس میں روزہ چھوڑا جاسکتا ہے؟

جواب: ایسا سفر وہ ہے جس میں روزہ چھوڑنا اور نماز قصر کرنا درست ہے یعنی کم سے کم تقریباً ۸۳ کیلومیٹر ہونا چاہیئے۔ یہ مسافت ہے۔ مگر جب بھی گھر سے دور کے سفر پر نکل رہے ہیں جس میں قصر لازم آتی ہے تو ایسے سفر میں روزہ چھوڑ کر بعد میں قضا کیا جاسکتا ہے۔

سوال: بعض علماء ایسے شخص کو عیب دار بتاتے ہیں جو روزہ تو رکھتا ہے مگر نماز نہیں پڑتا، نماز کا روزہ میں کیا دخل ہے جبکہ روزہ رکھ کر جنت میں باب الریان میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہونا چاہتا ہوں؟

جواب: جو لوگ آپ پر نماز نہ پڑنے اور روزہ رکھنے کے باعث گرفت کرتے ہیں وہ حق پرست ہیں جس نے نماز کو قصداً چھوڑ دیا ایسا شخص دین اسلام سے خارج ہے۔ وہ چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے۔

سوال: روزے کی حالت میں بالوں کو مہندی لگانے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں مہندی لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے نہ سرمہ لگانے سے۔ کانوں اور آنکھوں میں دوائی ڈالنے سے بھی روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس بات کا خاص خیال رکھے کہ کان آنکھ کی دوا حلق میں اترنے نہ پائے۔

www.alsajda.com

سوال: کیا روزے کی حالت میں مسواک اور ٹوتھ برش پیسٹ کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں مسواک کرنا اللہ کے رسول ﷺ کا مسلسل عمل رہا ہے اور ٹوتھ برش پیسٹ کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے شرط یہ ہے کہ پیسٹ کا اثر حلق کے نیچے نہ اترے۔

فتاوی: فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین حفظہ اللہ

سوال: کیا مغرب کی ازان ہوتے ہی افطار کرنے ضروری ہے یا ذرا تاخیر سے کر لینے میں کوئی حرج ہے؟

جواب: اللہ کے نبی ﷺ کی سنت یہ ہے کہ افطار نماز مغرب کی ادائیگی سے پہلے، اذان کے پہلے کلمے کے ساتھ ہی کر لی جائے، مگر شرط یہ ہے کہ سورج کے غروب ہونے کا یقین ہو۔

سوال: مجھے شدید پیاس لگتی ہے اور شاید میں پورے دن کا روزہ نہ رکھ سکوں اگر میں روزے سے ہوں اور بیچ میں پیاس لگے غروب آفتاب سے پہلے ہی افطار کرلوں تو کیا روزے کی قضا ہوگی؟

جواب: پیاس کی شدت کسی بیماری یا عورت کو حمل کی وجہ سے ہوسکتی ہے لہٰذا یہ عذروں میں سے ایک عذر ہے اور اس کیلئے روزہ چھوڑنا درست ہے مگر یہ کیفیت پیاس کی ختم ہوتے ہیں روزے کی قضا ضروری ہے۔

سوال: میں نوجوان ہوں روزے کی حالت میں ہاتھ سے منی خارج کرنے سے کیا کفارہ لازم آتا ہے؟

www.alsajda.com

جواب: رمضان المبارک اور دوسرے دنوں میں دانستہ طور پر منی خارج کرنا ناجائز کام ہے۔ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے اور کفارہ یہ ہوتا ہے کہ دل سے سچی توبہ کی جائے اور نیکیوں میں جدوجہد کی جائے۔

سوال: کیا روزے کی حالت میں خون کا عطیہ دینا جائز ہے اور کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں خون کا عطیہ دینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے۔ ہاں اگر قلیل مقدار میں میڈیکل ٹسٹ کیلئے خون لیا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کھانا پکانے والے کیلئے جائز ہے کہ وہ روزے کی حالت میں کھانے کی حالت جانچنے کیلئے اس میں سے کچھ چکھ لے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زبان کے کنارے سے کھانے کی مٹھاس، نمک یا مرچ معلوم کرنے کیلئے تھوڑا سا چکھ لے مگر کوئی چیز حلق میں نہ جائے۔ اس سے روزہ برقرار رہتا ہے۔

سوال: کیا کسی شخص کا جنبی ہونے کی حالت میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ جبکہ جنابت کی یہ حالت پیدا ہونے میں اس کا ارادہ شامل نہ ہو؟

جواب: اللہ کے نبی ﷺ مجامعت کے بعد حالت جنابت میں فجر کو اٹھتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔

☆☆☆☆☆

www.alsajda.com

زکوٰۃ

www.alsajda.com

www.alsajda.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ دین متین میں بہت اہم رکن اسلام ہے۔ کلام اللہ میں جہاں جہاں صلاۃ کا ذکر ہوا ہے اسی کے ساتھ زکوۃ کا حکم بھی ہوا ہے۔ زکوۃ دراصل اللہ نے مسلمانوں کو جو مال دیا ہے اس کو پاک صاف کرنے کیلئے ہے۔ زکوۃ کے بارے میں قادر مطلق نے سخت تاکید کی ہے۔ اور یہ امت مسلمہ پر عائد ہونے والا ایک ایسا فریضہ ہے جس کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ جس کسی نے اسے ترک کر دیا وہ قیامت کے دن سخت ہولناک عذاب سے دوچار ہوگا اور جہنم میں اس کے مال ومنال کو تپا کر جسم کے مختلف حصوں پر داغا جائے گا۔ تمام انبیاء کرام جو اپنی امتوں میں احکامات رب لے کر آئے اس میں ان کے پیرو کاروں کیلئے زکوۃ فرض تھی۔ زکوۃ نہ نکالنے والوں کو سخت تنبیہ کی گئی اور پیغمبروں نے ان سے رشتہ ناطہ بھی توڑ لیا۔ کیونکہ مال ومنال کے بارے میں اللہ عزوجل سخت حساب لے گا کہ کیسا کمایا اور کہاں خرچ کیا؟۔ زکوۃ دیا یا نہ دیا؟۔ ہر شخص جو صاحب نصاب ہے اس پر زکوۃ نکالنا فرض ہے۔

وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ o یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ هٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ o

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ

www.alsajda.com

میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ ایک دن آئے گا اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا، یہ ہے وہ خزانہ جو تم لوگوں نے اپنے لئے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

(سورہ توبہ آیت ۳۴-۳۵)

یہاں جس شدید عذاب کا ذکر کیا جارہا ہے وہ زکوۃ مال کی لاپرواہی پر ذکر کیا جارہا ہے۔ جس مال کو آدمی زندگی بھر جمع کر کے اپنے خواہشات کی تکمیل کرتا ہے وہی مال اس کی تباہی کا سبب بن جاتا ہے۔ نہ تو وہ مال مذہب کے کسی کام آیا، نہ اللہ نے اسے قبول کیا اور نہ اس کی اولاد اور قرابت دار اس سے مستفید ہو سکے، بلکہ وہ غیر لوگوں کے حوالے ہو گیا۔ اس کا کیا کرایا سب برباد ہو گیا۔ اب جو لوگ اپنے مال کی زکوۃ دینا نہیں چاہتے کیا وہ اس دردناک عذاب گاہ جہنم میں رہنا چاہتے ہیں؟۔ یا پھر جنت کے حاملین میں شریک ہونا چاہتے ہیں؟۔ زکوۃ ادا کئے بغیر کوئی مسلمان، مسلمان باقی رہ نہیں سکتا۔

قرآن اور زکوۃ

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالۡکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ وَالسَّآئِلِیۡنَ وَ فِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا وَالصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَحِیۡنَ الۡبَاۡسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ o

www.alsajda.com

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتہ داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کیلئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔

(سورہ بقرہ ۱۷۷)

اس آیت میں نیکی کے بلند مقام کے حصول کیلئے زکوۃ کو لازمی ادا کرنا قرار دیا گیا ہے۔ اور متقی کی پہچان یہی بتائی گئی ہے۔ دراصل قرآن جن اہم باتوں سے صاف صاف ہدایتیں دینا چاہتا ہے اس میں زکوۃ کا خاص مقام ہے جس طریقہ سے لوہے اور دوسرے معدنیات کو زنگ لگتا ہے اسی طرح مال میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کو دور کرنے کیلئے زکوۃ ادا کرنے شرط لگائی گئی ہے۔ جیسے ہی اللہ کے بندے نے زکوۃ ادا کی اللہ عزوجل اس کے مال میں برکت اور پائیداری عطا فرماتا ہے۔ اور ترقی سے اس کا مال بڑھ جاتا ہے۔ دلی سکون اور راحت خوش حالی ملتی ہے۔

زکوۃ گناہوں کا کفارہ ہے اور نفس کی اصلاح برائیوں کا تدارک ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرف رہنمائی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کو سورہ توبہ میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ لوگوں سے زکوۃ لیں اور ان کو گناہوں سے پاک صاف کریں اور ان کے حق میں دعائے رحمت کریں۔ ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ نبی ﷺ کی

www.alsajda.com

دعائیں اہل ایمان کیلئے راحت اور تسکین کا موجب ہوگی۔ اللہ اللہ! زکوۃ دینے والے کی اللہ کے ہاں کتنی عزت ہے کہ وہ اپنے رسول ﷺ کو زکوۃ دینے والے کے حق میں دعا کرنے کی تاکید کر رہا ہے۔ اور یہ بتا رہا ہے کہ اہل ایمان کا حقیقی سرمایہ اگر کوئی ہے تو نبی ﷺ کا ان کے حق میں دعائے رحمت کرنا۔

زکوۃ اور دعائے رحمت

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o

''اے نبی ﷺ! تم ان کے اموال سے زکاۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک اور صاف کرو، نیز ان کے حق میں دعائے رحمت کرو، کیونکہ تمہاری دعا ان کیلئے موجب تسکین ہوگی۔ اللہ تعالی سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(سورہ توبہ ۱۰۳)

زکوۃ اور ایمان

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ o

پس اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور جاننے والوں کے لئے ہم اپنے احکامات واضح کر دیتے ہیں۔

(سورہ توبہ ۱۱)

اقتدار کا حصول اور زکوۃ کا نفاذ

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ o

www.alsajda.com

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(سورہ حج ۴۱)

زکوۃ کی نیت

زکوۃ نکالتے وقت اس کی نیت ہونا ضروری ہے تا کہ زکوۃ نکالتے وقت نیت اور عمل میں مماثلت رہے اور پاکیزگی ذہن کے ساتھ اللہ عز وجل کی خوشنودی کیلئے زکوۃ نکالی جائے۔

دکھاوے کی زکوۃ

ریاکاری، دکھاوا، ظاہری نام ونمود کیلئے زکوۃ کی تشہیر کرنا ہجوم کو جمع کر کے ناداروں اور مفلسوں کو تکلیف دے کر زکوۃ دینا گھناؤنا گناہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس عمل کو شرک کہا ہے جبکہ شرک ناقابل معافی جرم ہے۔

عن شداد بن اوس ؓ قال سمعت رسول الله ﷺ من صلی یرائی فقد اشرک و من صام یرائی فقد اشرک و من تصدق یرائی فقد اشرک

شداد بن اوسؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔“

(مشکوۃ المصابیح البانی جلد۳/۱۴۶۵، ذخیرۃ الحفاظ ابن قیسرانی جلد۴/۲۳۲۹)

www.alsajda.com

www.alsajda.com

زکوۃ کی اہمیت

ارکان اسلام میں زکوۃ ایک اہم فریضہ ہے جو صرف مال ہی کو پاک صاف نہیں کرتا بلکہ اس کے ذریعہ اللہ عز و جل کی رضا مندی اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اور اللہ کے مفلس و خلاش اور مال و زر سے محروم لوگوں کی مدد ہوتی ہے۔ اسی لئے زکوۃ کی خاص اہمیت ہے۔ بندہ جب مال سے محبت نہیں کرتا اور وقت پر زکوۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے مال و منال میں برکتیں و رحمتیں عطا فرماتے ہیں۔ یہی وہ زکوۃ ہے جس کی ادائیگی کیلئے اہل ایمان کو خاص تاکید کی گئی یہاں تک ''بیعت کے شرائط میں اللہ کے نبی ﷺ نے زکوۃ نکالنے کی بھی بیعت لی۔''

قال جرير بن عبدالله بايعت النبى ﷺ على اقام اصلاة و ايتاء الزكاة و النصح لكل مسلم

جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں ''میں نے نبی ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔''

(صحیح بخاری جلد ۱/۲۱، صحیح مسلم جلد ۱/۷۵)

زکوۃ کا منکر

شریعت اسلامی میں زکوۃ کا جو موقف ہے وہ بہت زیادہ خاص ہے۔ اگر کسی نے زکوۃ نہ دی تو اس سے جہاد کیا جائے گا۔ کسی قسم کی رعیت نہیں ہوگی۔ ساری امت اس کے خلاف ہو جائے گی۔ اور اگر اسلامی شریعت نافذ ہو تو امیر اس سے جہاد ہی نہیں کرے گا بلکہ اس پر پابندی لگائے گا اس کے مال کو ضبط کرلے گا۔ اسے قید و صعوبت کے دن گذارنے پڑیں گے۔ اور ساری امت

www.alsajda.com

اس کا بائیکاٹ کرے گی۔ کیونکہ وہ ایک مذہبی مجرم ہے۔ جس نے عقیدہ کو پامال کیا حکم رب کو نظر انداز کیا اور اللہ کے نبی ﷺ کے حکم کو نہیں مانا۔

عن ابی ھریرۃؓ قال لما توفی رسول اللہ ﷺ و کان ابو بکرؓ و کفر من کفر من العرب فقال عمرؓ کیف تقاتل الناس و قد قال رسول اللہ ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قالھا فقد عصم منی مالہ و نفسہ الا بحقہ و حسابہ علی اللہ فقال : واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلاۃ و الزکاۃ فان الزکاۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کان یودونھا الی رسول اللہ ﷺ لقاتلتھم علی منعھا قال عمرؓ فواللہ ما ھو الا ان قد شرح اللہ صدر ابی بکرؓ فعرفت انہ الحق .

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول ﷺ کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے (اور زکوۃ بیت المال میں جمع کرانے سے انکار کر دیا) عمرؓ نے کہا کہ آپ لوگوں سے کیوں جہاد کریں گے حالانکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں۔ جب یہ کہنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے بچالیں۔ مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہوگا۔ ابوبکرؓ نے کہا ”اللہ کی قسم! میں تو اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا۔ کیونکہ زکاۃ کا مال حق ہے۔ واللہ! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیں گے تو ان سے ضرور لڑائی کروں گا۔ عمرؓ نے فرمایا” واللہ! اللہ تعالی نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا، اور میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔

(صحیح بخاری جلد۲/۱۰۵، صحیح مسلم جلد۱/۵۱)

www.alsajda.com

زکوۃ دینے والا جنتی ہے

کسب حلال سے کمائے ہوئے مال میں جو برکت ہوتی ہے تو وہ زکوۃ کے قابل ہو جاتی ہے۔اور اللہ کے مفلس بندوں کا ذریعہ بنتی ہے۔جبکہ زکوۃ حلال مال پر ہے۔حرام مال پرنہیں ہے۔یعنی حرام مال جمع کر کے اس کی زکوۃ نکال کر کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں فریضہ زکوۃ ادا کر دیا۔یہ فکر اور عمل اہل جہنم کا ہے ۔مسلمان اللہ سے ڈرتے ہوئے جو حلال مال کما تا ہے اسی سے زکوۃ نکالتا ہے ۔اسی لئے ایمان والے کی زکوۃ ادا کرنے پر اللہ کے نبی نے جنتی ہونے کا اعلان فرمایا۔

عن ابی ہریرۃؓ ان اعرابیا اتی النبی ﷺ فقال دلنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله لا شریک به شیئا و تقیم الصلاة المکتوبة و تودی الزکاة المفروضة و تصوم رمضان . قال والذی نفسی بیده الا ازید علی هذا فلما ولی قال النبی ﷺ من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا.

ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''مجھے ایسا عمل بتایئے جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔
آپ ﷺ نے فرمایا''اللہ تعالی کی عبادت کر،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر،فرض زکوۃ ادا کر،اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔''اس نے کہا''اللہ کی قسم!؟ میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا''جسے جنتی آدمی دیکھنا پسند ہو وہ اسے دیکھ لے۔''

(صحیح بخاری جلد۲/۱۰۵،صحیح مسلم جلد۱/۴۴)

www.alsajda.com

زکوۃ نہ دینے والے

سونا چاندی مال ومنال کی زکوۃ نہ دینے والے قیامت کے دن شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ اور دنیا میں نحوست ونکبت ان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہوگی۔ اوران کا کیا کرایا اور جمع کیا ہوا سب برباد کردیا جائے گا۔ اوروہ اللہ کے غضب کے شکار ہوں گے۔

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ ما من صاحب ذهب ولا فضة لا یودی منها حقها الا اذا کان یوم القیامة صفحت له صفائح من نار فاحمی علیها فی نار جهنم فیکوی بها جنبه و جبینه و ظهره کلما ردت اعیدت له فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة حتی یقضی بین العباد العباد فیری سبیله اما الی الجنة و اما الی النار. قیل یا رسول الله ﷺ فالا بل ؟ قال ولا صاحب ابل لا یودی منها حقها و ن حقها حلبها یوم وردها الا اذا کان یوم القیامة بطح لها بقاع قرقر او فر ما کانت لا یفقد منها فصیلا واحد تطوه باخفافها و تعضه بافواهها کلما مرعلیه اولادها رد علیه اخراها فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنة و اما الی النار، قیل یا رسول الله ﷺ فالبقر والغنم ؟ قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یودی منها حفها الا اذا کان یوم القیامة بطح لها بقاع قرقر لا یفقد منها شیئا لیس فیها عقصاء ولا جلحاء ولا غضباء بقرونها و تطوه باظلافها کلما مر علیه اولادها رد علیه اخراها فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنة و اما الی النار

www.alsajda.com

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکوۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے اس (منکر زکوۃ) کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کیلئے) آگ میں واپس لے جائی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کیلئے) لوٹائی جائیں گی (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر ہے) یہاں تک کہ انسانوں کی فیصلے ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ پھر اونٹوں کا معاملہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (زکوۃ) ادا نہ کرے اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن کا دودھ دوھے (اور عرب رواج کے مطابق دودھ مساکین کو پلا دے) وہ قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا (یعنی سب کے سب) اس (منکر زکوۃ) کو اپنے کھروں، پاؤں سے روندیں گے۔ اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا تو دوسرا آ جائے گا (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ حتی کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا جہنم کی طرف۔'' عرض کیا گیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! گائے بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟'' فرمایا کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں جو ان

www.alsajda.com

کا حق (زکوۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا ۔ایک ہموار زمین پر اوران گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہو گی (سب کی سب آئیں گی) اور ان میں سے کوئی سینگ مڑی ہوئی نہ ہو گی نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی ۔اور اپنے کھروں سے روندیں گی ۔ جب پہلی گذر جائے گی تو پچھلی آ جائے گی (یعنی لگا تار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال ے برابر ہے ۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا ۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف ۔

(صحیح مسلم جلد۲/۶۸۰ ،مشکوۃ المصابیح البانی جلد۱/۵۵۵)

روپیہ پیسہ قیامت کے دن سانپ

جو لوگ مال جمع کرنے کے عادی ہیں اور اسے پاک کرنے کیلئے زکوۃ دینا نہیں چاہتے ان کا روپیہ پیسہ قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بن کر ان پر مسلط کر دیا جائے گا ۔اور وہ منکر زکوۃ کے گال کو پکڑ کر کاٹتے ہوئے کہے گا میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا خزانہ !۔

عن ابی هریرہؓ قال : قال رسول الله ﷺ من اتاه الله مالا فلم یود زکاته مثل له ماله یوم القیامة شجاعا اقرع له زبیبتان یطوقه یوم القیامة ثم یاخذ بلهزمتیه یعنی بشدقیه ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا. لا حسبن الذین یبخلون بما اتاهم الله من فضله هو خیرا لهم بل هو شر لهم سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامه

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جس کو اللہ تعالی نے مال دیا

www.alsajda.com

اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کا مال ایسے گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کہے گا ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''جن لوگوں کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مال دیا ہے وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لئے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق بننے والی ہے۔

(صحیح بخاری جلد۲/۱۰۶، الاحادیث معلۃ طاہر ھا شیخ مقبل الھادی جلد۱/۲۷۷)

تارک الزکوۃ

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ o

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

(سورہ توبہ ۳۴)

تارک الزکوۃ روئے زمین پر وہ منحوس شخص ہے جو اللہ کی دی ہوئی بخشش مال و دولت کو پا کر بھی اپنے خالق کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کے دیئے ہوئے مال پر زکوۃ نہیں دیتا۔ اتراتا ہوا اکڑتا ہوا کہتا ہے یہ میری محنت کا صلہ ہے یہ میرا مال ہے میں اس پر زکوۃ کیوں دوں۔ ایسے کردار کے آدمی کو اللہ تعالی نے اس آیت میں عذاب الیم کی وارننگ دی ہے۔ جب اللہ کسی کو پکڑ لے تو اسے کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ دور نبوت ﷺ میں کئی ایسے بدوی منافق تھے جو زکوۃ دینے کا

www.alsajda.com

دم بھرتے مگر دینے کا جب وقت آتا تو ایک دم منکر ہوجاتے ۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کئی مواقع پر خطبات میں سخت تنبیہ کی ہے کہ تاریک الزکوۃ (زکوۃ نہ دینے والا) دوزخ کے حولناک عذاب میں ہوگا۔ ایسا عذاب جس کا ذکر قرآن سے سننے سے ہی جسم پر روئے ٹھہر جاتے ہوں اور تصور سے دل دھڑ کنے لگتا ہے۔ سانسوں میں چبھن ہونے لگتی ہے۔ اللہ کی پناہ بدقسمتوں میں وہ بدقسمت جو مال پا کربھی اپنے مال کوزکوۃ سے پاک نہ کرے وہ خطرناک مجرم ہے۔

زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

نماز کاانکار کرنے سے آدمی جب کافر ہوجاتا ہے تواسی طرح زکوۃ نہ دینے سے آدمی کافرتو ہوہی جاتا ہےاور جہنم کے دائمی عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ مبتلا ہوجاتا ہے۔

و عن انس بن مالک ؓ قال قال رسول الله ﷺ مانع الزکاة یو مالقیامة فی النار

انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن آگ میں ہوگا۔‘‘ (صحیح مسلم جلد۲/۶۸۰)

قحط میں مبتلا

روزگار سے محرومی، مال سے بربادی، بکھرے ہوئے حالات، تباہ شدہ مال ودولت، پراگندہ نسل، فکری زوال، دورتک اندھیرا ہی اندھیرا اس شخص کا مقدر بن جائے گا جس نے زکوۃ دینا بند کردیا۔ اللہ عزوجل کے احکامات کی خلاف ورزی کر کے اس نے اللہ سے اعلان جنگ کردیا۔

عن بریدةؓ قال : قال رسول الله ﷺ ما منع قوم الزکاة الا ابتلاهم الله بالسنین

www.alsajda.com

بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''زکوۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالی قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔''

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد ۱/۲۲۰، علل الحدیث لابن ابی حاتم جلد ۶/۵۷۷)

رسول اللہ ﷺ کی لعنت

یہ عنوان لکھتے ہوئے مجھے بہت ڈر ہونے لگا کہ احکام قرآن میں کتنی سخت وارننگ دی گئی کہ زکوۃ اگر نہ دی تو جہنم میں ڈالا جائے گا اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس شخص پہ لعنت بھیج دی جس نے زکوۃ نہیں دی۔ پڑھئے

عن علیؓ قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربا و موكله و شاهدة و كاتبه والوشمة والمستوشمة و مانع الصدقة و المحلل والمحلل له

علیؓ کہتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے، کھلانے، گواہی دینے اور کتابت کرنے والے سب لوگوں پر لعنت فرمائی۔ نیز بال گوندھنے والی پر، زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر، حلالہ نکالنے اور نکلوانے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد ۵/۴۲۰، صحیح الجامع الصغیر البانی جلد ۲/۹۰۶)

زکوۃ فرض ہونے کی تاریخ

جب ابتلاء و کشمکش سے اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام کو آزادی میسر ہوئی اور وہ اللہ کے منشاء کے تحت مدینۃ النبیؐ ہجرت کرے یہاں آ کر کھلی ہوا میں جب سانسیں لیں ماحول بدل گیا، سکون چین ملا اور ایمان پنپنے اور پھولنے لگا تب سن ۲ ہجری میں زکوۃ کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ اور اہل ایمان کو سخت تاکید کے ساتھ زکوۃ نکالنے کا حکم دیا گیا۔

(الکامل فی التاریخ جلد ۲/۱۲، فقہ الزکواۃ للقرضاوی ص ۲۴)

www.alsajda.com

زکوۃ فرض ہے

زکوۃ وہ اہم رکن ہے جو فرض ہی نہیں لازمی ادائیگی کا نام ہے۔ مال جمع کرنے پر زکوۃ نہ دینے والوں کیلئے شدید احکام ہیں۔ ہر وہ صاحب نصاب جس پر زکوۃ فرض ہو جاتی ہے اس کا مسلمان ہونا مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نا بالغ عقل مند ہو یا غیر عقل مند یہاں تک کہ یتیم کے مال پر بھی زکوۃ فرض ہے۔

عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ بعث معاذاً الی الیمن فقال: ادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ ﷺ فان ھم اطاعوا الذلک فاعلمھم ان اللہ قد افرض علیھم خمس صلوات فی کل یوم و لیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ قد افترض علیھم صدقۃ فی اموالھم توخذ من اغنیائھم و ترد علی فقرائھم .

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا ''لوگوں کو پہلے اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ یہ تسلیم کرلیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ ہر دن اور رات میں اللہ تعالی نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر یہ بھی مان لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالی نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ (زکاۃ) فرض کیا ہے جو کہ ان کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقراء کو دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری جلد۲/۱۰۴، سنن ترمذی تحقیق شاکر جلد۳/۱۲)

زکوۃ فرض ہونے کی مدت

مال پر اگر ایک سال گذر جائے چاہے وہ سونا، چاندی، زمین، مکان کاروبار کا مال، بینک ڈپازٹ اور سیونگ اکاؤنٹس، اگر اس پر ایک سال گذر

www.alsajda.com

جائے تو زکوۃ فرض ہے اور اسے فوراً ادا کرنا چاہئے۔

عن ابن عمر ق قال : قال رسول الله ﷺ من استفاد مالا فلا زكاة عليه حتى يحول عليه الحول عند ربه

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں ''جو مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے، اس پر زکوۃ فرض ہے۔

(صحیح سنن ترمذی البانی جلد۲ / ۱۳۱، تراجعات البانی جلد۱ / ۱۹۳)

اور یہ بات یاد رہے کہ حرام مال کی زکوۃ قبول نہیں کی جائے گی۔ بہت سارے لوگ حرام مال کو حلال کرنے کی فکر میں زکوۃ کی ادائیگی سے اسے پاک کرنا چاہتے ہیں۔ کسی کا کھویا ہوا مال اگر کسی کو مل جائے تو اسے اپنے پاس رکھ کر اس کی زکوۃ معین کر کے یہ سمجھنا کہ یہ مال حلال تو ہو جائے گا ایسا قطعاً نہیں ہے۔ وہ مال پاک نہیں ہوگا۔ یہ مال بیت المال میں جمع کر دینا چاہئے۔ کیونکہ اسلام کے جتنے بھی احکامات ہیں وہ سارے کے سارے پاک صاف شفاف نظام پر قائم ہیں۔ اور اس نظام قدرت میں ہیر پھیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

نبی ﷺ کی دعاء

اللہ اللہ کیا خوب سے خوب تر ہے ایمان والے کا وہ عمل کہ جب وہ اللہ کی رضا کیلئے اپنے عزیز ترین مال کی زکوۃ نکالتا ہے اور اس کی سوچ اور فکر میں کوئی فرق نہیں پڑتا بہ رضا و رغبت جب وہ زکوۃ ادا کرتا ہے تو اللہ کے آخری رسول ﷺ کو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ ایسے امتی کے حق میں دعائے رحمت و برکت کریں۔ اور نبی ﷺ کی دعا زکوۃ دینے والے کے حق میں سکینت بن جاتی ہے۔ اور اسے دین و دنیا میں سکون حاصل ہو جاتا ہے۔

www.alsajda.com

جبکہ مال و دولت کی فکر میں دنیا رات اور دن اپنے چاہنے والوں کا اضافہ ہی کرتی جارہی ہے اس کے برخلاف اہل ایمان زکوۃ ادا کر کے دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جاتے ہیں۔

عن عبداللہ بن ابی اوفیؓ قال : کا ن النبی ﷺ اذا اتاہ قوم بصدقتھم قال اللھم صل علی آل فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ اَبِیْ اَوْفٰی

عبداللہ بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب لوگ اپنے صدقات لے کر آتے تو آپ ﷺ فرماتے ''اے اللہ! فلاں لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔'' جب میرا باپ اپنا صدقہ لے کر آیا تو فرمایا ''اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔''

(صحیح بخاری جلد۲/۱۲۹، مسند احمد البانی جلد۳۲/۱۵۰)

زکوۃ کا مال چھانٹ کر نہ لے

زکوۃ کا عامل (زکوۃ وصول کرنے والا) وہ اس بات کا خیال رکھے اوسط درجہ کا مال زکوۃ میں وصول کرے نہ بہت ہی عمدہ اور نہ بہت ہی خراب۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کے دور میں محمد بن مسلمہؓ کو عامل زکوۃ مقرر کیا گیا تھا۔ وہ صحابہ کرام کے پاس پہنچتے اور زکوۃ حاصل کرتے اور لا کر بیت المال میں جمع کروا دیتے۔ زکوۃ ایسے ویسے فریبی لوگوں کے ہاتھ میں نہیں پہنچنی چاہئے۔ آج کل کا ماحول یہ ہے مدرسوں، سوسائٹیوں، ادارے اور سنٹرس کے نام پر یتیموں اور مسکینوں، فقراء اور دوسرے حقداروں کی زکوۃ ہڑپ لی جارہی ہے۔ ان کی باز پرس کرنے والا کوئی نہیں۔ عامل زکوۃ ایک ذمہ دار فرد ہوتا ہے جو

www.alsajda.com

شریعت اسلامی کی طرف سے مامور ہوتا ہے۔اور بالراست امیر کے ماتحت ہوتا ہے۔افسوس تو اس بات کا ہے کہ کروڑوں روپئے کی زکوۃ کاش اگر اہل ایمان کیلئے ہوتی تو یہ ذلت ونکبت جس میں آج امت مسلمہ مبتلا ہے وہ ان سے دور رہتی۔اور مسلمانوں کے پاس ایک دوسرے کی باہمی مدد رہتی۔

سال مکمل ہونے سے پہلے زکوۃ

اللہ کے رسول ﷺ نے بعض صحابہ کرامؓ کے سوالات پر یہ رخصت عطا کی سال مکمل ہونے سے پہلے زکوۃ کا نصاب قائم ہوجائے تو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ بہت سارے صحابہ کرامؓ اس رخصت کو پیش نظر رکھ کر رمضان سے قبل رجب اور شعبان میں زکوۃ نکالا کرتے تھے۔تاکہ مستحقین زکوۃ کو رمضان بہتر طریقہ سے گزارنے کا موقع مل جائے اور وہ آسودہ حال ہوجائیں۔

عن علیؓ ان العباسؓ سال رسول اللہ ﷺ فی تعجیل صدقتة ان تحل فرخص له فی ذلک

علیؓ سے روایت ہے ’’عباسؓ نے نبی ﷺ سے سال گزرنے سے قبل زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو رخصت دے دی۔‘‘

(صحیح سنن ترمذی تحقیق البانی جلد ۱/ح ۵۴۵)

زکوۃ کا حساب جس جگہ ہو وہیں وصول کی جائے گی

اور اسی جگہ پر تقسیم کردی جائے گی

عن عمران بن الحصینؓ استعمل علی الصدقة فلما رجع قیل له ابن المال قال و للمال ارسلتنی ؟ اخذناه من حیث کنا ناخذه علی عهد رسول اللہ ﷺ ووضعناه حیث کنا نضعه

www.alsajda.com

www.alsajda.com

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ''انہیں زکوۃ کا تحصیلدار مقرر کیا گیا، جب وہ واپس تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا ''مال کہاں ہے؟'' انہوں نے فرمایا کیا آپ نے مجھے مال لانے کیلئے بھیجا تھا؟ ہم وہیں سے مال لیتے ہیں جہاں سے عہد رسالت ﷺ میں لیا کرتے تھے اور وہیں بانٹ دیتے ہیں جہاں عہد رسالت ﷺ میں بانٹ دیا کرتے تھے۔''

(صحیح سنن ابن ماجہ البانی جلد ا رح ۱۴۳۱)

زکوۃ کو وصول کرنے کیلئے اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ اکرام کو جو تعلیم دی تھی وہ یہی تھی کہ زکوۃ جس جگہ وصول کریں گے فوراً اثر کے ساتھ اسی جگہ پر تقسیم کر دیں گے۔ اس میں کسی بھی درجے و مرتبے کے افراد کا زور نہیں چلے گا۔ یہ ایک اسلامی قانون کی رو سے اہم تقسیم ہے جو امراء سے لی جائے گی۔ غربا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اس کے برخلاف بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ہاں اپنے گھرانوں کے بعض بزرگ لوگ مثلاً دادا، دادی، نانا، نانی اور والدین خصوصاً ماں کے ہاتھ میں زکوۃ دے دی جاتی ہے اور وہ اپنے بڑے پن کو استعمال کرتے ہوئے نوکروں، جاروپ کشوں اور اپنے چاہنے والے لوگوں کو تقسیم کرتی ہے۔ جبکہ یہ اختیارات ذی علم اور ذمہ دار افراد اور دیندار لوگوں کو حاصل ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے زکوۃ کی تقسیم کرے۔ مگر جب ماں کے ماتحت بیٹے اس کے ہاتھ میں زکوۃ کی رقم نہیں دیتے تو پورے گھر میں کہرام مچ جاتا ہے کئی دنوں تک والدین اور اولاد میں گفتگو منقطع ہو جاتی ہے اور گھر کا امن و سکون برباد ہو جاتا ہے۔ ماں چلا چلا کر اپنا غصہ اس طرح نکالتی ہے ''میں غریبوں کو دے رہی تھی، اپنوں کو دے رہی تھی، میرے خاندان کے

www.alsajda.com

لوگوں کو دے رہی تھی ، میری سہیلیوں کو دے رہی تھی ، میرے سسرال کے غریبوں کو دے رہی تھی ، میرے پاس آ کر مجھے چاہنے والوں کو دے رہی تھی یہ سب تم نے ختم کر دیا۔'' اولاد کو اس قسم کے حوالے دے دے کر دہائیاں دی جاتی ہیں اور حد تو یہ ہے کہ کوسا جاتا ہے کہ آنے والے سال تک تمہارے پاس مال ہی نہ رہے اور تم غریب وفقیر ومحتاج ہو جاؤ۔ توبہ توبہ! اللہ کی پناہ کیسے گھر ہیں ہمارے؟۔ اور کیسے بڑے ہیں ہمارے؟۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ زکوۃ ذمہ دار کو دینے کی بات کرتے ہیں اور ہمارے گھرانے کے ذمہ دار لوگ اپنے ہاتھ میں لینے کی بات کرتے ہیں۔ اللہ دلوں میں زکوۃ کی قدر ومنزلت ڈال دے اور زکوۃ ان کو پہنچا دے جو حقیقی حقدار ہیں۔

مال زکوۃ میں چوری

عن عبادہ بن صامت رضی ان رسول الله ﷺ بعثه على الصدقة فقال يا ابا الوليد اتق اله لا تاتى يوم القيامة ببعير تحمله له رغگ‌ء او بقرة لها خوار او شاة لها ثغاء ، قال: يا رسول الله ﷺ ان ذلک لکذلک ؟ قال اى والذى نفسى بيده ، قال: فوالذى بعثک بالحق لا اعمل لک على شى ابدا .

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے انہیں زکوۃ وصول کرنے کیلئے مقرر کیا اور فرمایا ''اے ابو ولید! (مال زکاۃ کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہنا قیامت کے روز اس حال میں نہ آنا کہ تم (اپنے کندھوں پر) اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ جو بلبلا رہا ہو یا (اپنے کندھوں پر چوری کی ہوئی) گائے اٹھائی ہوئی ہو جو ڈکار رہی ہو یا بکری اٹھا رکھی ہو جو ممیا رہی ہو (اور مجھے سفارش

www.alsajda.com

کے لئے کہو)۔''عبادہؓ بن صامت نے عرض کیا''یارسول اللہ ﷺ کیا مال زکوۃ میں خرد برد کا یہ انجام ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا''ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے(یہی انجام ہوگا)عبادہؓ بن صامت نے عرض کیا''اس ذات کی قسم!جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ ﷺ کیلئے کبھی بھی عامل کا کام نہیں کروں گا۔''

(صحیح الترغیب والترہیب البانی جلد۱/۱۹۱،سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی جلد۲/۵۱۲)

پارٹنرشپ میں زکوۃ

جہاں دو کاروباری باہمی مشترکہ کاروبار کررہے ہوں تو انہیں چاہیے اپنے اپنے حصہ کی الگ الگ زکوۃ نکالیں یا مل کر نکالیں۔زکاۃ ضرور نکالے۔

عن انسؓ ان ابابکرؓ کتب له فريضة الصدقة التى فرض رسول الله ﷺ وما كان من خلطين فانهما يترا جعان بينهما بالسوية

انسؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے ان کیلئے زکوۃ کا حکم لکھ کردیا جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کی تھی۔اس میں یہ تھا''جو مال دو شریکوں کا ہو وہ ایک دوسرے سے برابر حساب کرلیں۔''

(صحیح بخاری جلد۲/۱۱۷،ارواء الغلیل البانی جلد۳/۳۶۵)

وہ چیزیں جن پر زکوۃ فرض ہے

سونا،ساڑھے سات تولے(۷.۵)یا ۸۷ گرام اس سے کم پر زکوۃ نہیں۔سونا اپنے موجودہ وقت کے دام کے حساب سے قیمت لگا کر زکوۃ نکالنی چاہیئے۔پرانے دور کا رکھا ہوا سونا،زیور کی شکل یا ٹکیہ کی شکل ایسی صورت میں بھی موجودہ دام سے قیمت لگا کر ڈھائی فیصد(۲.۵%)پر زکوۃ نکالنی چاہیئے۔

www.alsajda.com

چاندی، ساڑھے باون تولے (۵۲.۵) یا۶۱۲ گرام سے کم پر زکوۃ نہیں ۔ چاندی چاہے زیور کی شکل میں ہو یا برتن یا دوسری چیزوں کی شکل میں ۔ موجودہ وقت کے دام کے حساب سے قیمت لگا کر ڈھائی فیصد (۲.۵%) پر زکوۃ نکالنی چاہیئے ۔

عن ابن عمر و عائشه رضی الله عنهم ان البنی ﷺ کان یاخذ من کل عشرین دینارا فصاعدا نصف دینار و من اربعین دینارا دینارا

عبداللہ بن عمرؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ دونوں سے روایت ہے نبی ﷺ ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار (یعنی چالیسواں حصہ) زکاۃ لیتے تھے ۔ اور ہر چالیس دینار سے ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ)

(صحیح سنن ابن ماجہ جلد ۲۹۱/۴، ارواء الغلیل البانی جلد ۲۸۹/۳)

زمینی پیداوار مثلاً گندم، جو، کشمش اور کھجور پر زکوۃ ہے

اور یہ زکوۃ نصاب کے اعتبار سے پانچ وسق (۷۲۵ کیلوگرام) بنتی ہے

عن ابی سعید الخدری ؓ ان النبی ﷺ قال: لیس فی حب ولا تمر صدقة حتی تبلغ خمسة اوسق

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تک غلہ اور کھجور کی مقدار پانچ وسق (تقریباً ۲۰ من یا ۷۲۵ کیلوگرام) تک نہ ہو جائے اس پر زکاۃ لازم نہیں ۔''

(صحیح مسلم جلد ۶۷۴/۲، صحیح سنن نسائی البانی جلد ۱۲۹/۶)

آسمانی بارش سے سیراب ہونی والی زمین کی شرح زکوۃ

وہ زمین جو بارش سے سیراب ہوتی ہے اس کی پیداوار کیلئے جو زکوۃ

www.alsajda.com

لازم کی گئی ہے وہ زکوۃ کا دسواں حصہ (۱۰) عشر ہے۔ اور کنویں کا پانی، بورویل اور نہر اور خریدا ہوا پانی (ٹینکرز) سے جو پیداوار ہوگی اس کی شرخ زکوۃ (۲۰ واں حصہ) نصف عشر ہے۔

عن عبداللہ بن عمرؓ عن النبی ﷺ قال فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر و ما سقی بالنضح نصف العشر

عبداللہ بن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس زمین کو بارش یا چشمے پانی پلائیں یا زمین تروتازہ ہو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جس زمین کو کنویں کے ذریعہ پانی دیا جائے اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) زکوۃ ہے۔

(صحیح بخاری جلد۲/۱۲۶، مشکوۃ المصابیح البانی جلد۱/۵۶۵)

خرص کا طریقہ

کھجوروں اور انگوروں کی زکوۃ ادا کرنے کیلئے اسلام نے خرص کا طریقہ کار بتایا ہے۔ کھجوروں کی زکوۃ خشک کھجوروں سے اور انگوروں کی زکوۃ خشک انگوروں سے ہوگی۔

عن عتاب بن اسیدؓ ان النبی ﷺ قال فی زکاۃ الکروم انھا تخرص کما یخرص النخل ثم تودی زکاۃ زبیبا کما تودی زکاۃ النخل تمرا

عتاب بن اسیدؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے انگور کی زکاۃ (اسی طرح) خرص کے طریقہ سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح کھجوروں کی زکاۃ خرص کے طریقہ سے ادا کی جاتی ہے۔ نیز انگور کی زکوۃ کشمش سے ادا کی جائے۔ جس

www.alsajda.com

طرح کھجوروں کی خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔

(صحیح سنن ترمذی ت شاکر جلد۳/۲۷، مشکوۃ المصابیح البانی جلد۱/۵۶۷)

خزانہ (دفینہ) کی زکوۃ

خزانہ پوشیدہ مال ہے جو دراصل مال جمع کرنے والے لوگ مال کی حرص میں پھر اللہ سے ڈرنے والے لوگ اپنے اہل وعیال کے مالی افادہ کیلئے زمین یا دیواروں یا کسی گمشدہ مقام پر سونا چاندی ہیرے جواہرات دفن کرتے ہیں۔ یہ طریقہ انسانی تاریخ کا ایک قدیم طریقہ ہے۔ آج کل کے ماحول میں لوگ اپنے آپ کو خزانے کے علوم کا ماہر کہتے ہیں اور اس کے حاصل کرنے کیلئے شرکیہ وظائف ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کو مجبور کر کے انسانی جانیں اور حیوانات کی بلی مانگتے ہیں۔ یہ درحقیقت شیطان کے ہتھکنڈے ہیں اور بدترین شرک ہے۔ جس کسی کو خزانہ (دفینہ) میں سے کچھ مل جائے تو ان کیلئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ۲۰واں حصہ اس پر زکوۃ مقرر کی ہے۔

عن ابی ھریرہؓ ان رسول اللہ ﷺ قال العجماء جبار و البشر جبار المعدن جبار و فی الرکاز الخمس

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جانور سے جو زخم پہنچے اس کا کوئی بدلہ نہیں، اگر ایک شخص کنواں کھدوائے اور دوسرا اس میں گر جائے تو اس کا بھی کوئی بدلہ نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اجرت پر معدن (کان) کھدوائے اور اس میں (مزدور) مارا جائے تو اس کا بھی بدلہ نہیں اور دفن شدہ خزانہ (رکاز) دریافت ہونے پر بیس فیصد زکاۃ ہے۔

(صحیح بخاری جلد۲/۱۳۰، مسند احمد البانی جلد۷/۴۱۹)

www.alsajda.com

مویشیوں کی زکوۃ

اونٹوں کی زکوۃ میں اللہ کے رسول ﷺ نے جو حد مقرر کی ہے وہ پانچ اونٹوں سے لے کر ۲۴ اونٹوں تک ہے۔ ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری زکوۃ دینی ہوگی اور چالیس سے لے کر ۱۲۰ بکریوں تک ایک بکری زکوۃ دینا ہے۔ اور تیس گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا نر یا مادہ زکوۃ دینی ہوگی۔ احادیث کی کتب میں اس کی تفصیلات ملاحظہ کیجئے۔

وہ چیزیں جن پر زکوۃ نہیں ہے

سواریاں یعنی گاڑیاں اور نوکروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور ذاتی مکان جو اپنے مصرف میں ہو اس پر بھی زکوۃ نہیں۔ کھلی زمین اگر چہ اس پر گھر بنا کر رہنے کی نیت ہو زکوۃ نہیں ہے۔ اگر بیچنے کی نیت ہو ایک سال گذر جائے تو زکوۃ ہے۔ واضح ہو اگر کوئی اپنے مکان میں تجارت کررہا ہو یعنی ورکشاپ (کارخانہ) یا پریس یا دوسرے اور کاروباری ذرائع استعمال کررہا ہو اور خود اس گھر میں سکونت پذیر ہو تو جتنے حصہ پر وہ رہ رہا ہے اس پر زکوۃ نہیں ہے مگر جو حصہ کاروبار کیلئے استعمال کررہا ہے اس پر زکوۃ ہے۔

عن ابی هریرہؓ قال : قال النبی ﷺ لیس علی المسلم فی فرسه و غلامه صدقه

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکاۃ نہیں''

(التعلیقات صحیح ابن حبان البانی جلد۵/۱۹۵، مسند احمد ت شاکر جلد۷/۱۲۵)

www.alsajda.com

کھیتی باڑی کرنے والے مویشی جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے اور سبزی ترکاری پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔

زکوۃ کے مستحقین

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

یہ صدقات تو دراصل فقیروں (۱) اور مسکینوں (۲) کیلئے ہیں اور ان لوگوں کیلئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں (۳) اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو (۴) نیز یہ گردنوں کے چھڑانے (۵) اور قرض داروں کی مدد کرنے میں (۶) اور اللہ کی راہ میں (۷) اور مسافرین نوازی میں استعمال کرنے کیلئے ہیں (۸)۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔

(سورہ توبہ آیت ۶۰)

زکوۃ کی تقسیم کے سلسلہ میں اللہ تعالی نے جن مستحقین زکوۃ کا سلسلہ وار اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ آٹھ ہیں۔ اور تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ فقراء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس اتنا مال نہیں ہوتا کہ وہ اپنے عیال کی ضروریات' خوراک' پانی' لباس اور رہائش پوری کرسکیں' چاہے وہ کسی نصاب ہی کے مالک ہوں۔

۲۔ مسکین یعنی محتاج: یہ کبھی فقیر سے کمتر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ مگر ہر معاملہ میں ان کے احکام ایک ہی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے بعض احادیث میں مسکین کی تعریف یوں کی ہے: ارشاد فرمایا

www.alsajda.com

ليس المسكين الذى يطوف على الناس تردة اللقمة و القمتان و التمرة و التمرتان ، ولكن المسكين الذى لا يجد غنى يغنيه، و لا يفطن له فيتصدق عليه، و لا يقوم فيسال الناس

مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو لقموں یا ایک دو کھجور کی خاطر لوگوں کے پاس چکر لگا تا پھرے، بلکہ مسکین وہ ہے جس کی ضروریات پوری نہیں ہو رہیں، گمنامی میں رہتا ہے کہ اس کو خیرات نہیں دی جا رہی ہے اور نہ ہی وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا ہے''

(صحیح بخاری جلد۲/۱۳۵،سنن نسائی جلد۵/۸۵)

۳۔''**عامل علی الزکوۃ**'' سے مراد زکوۃ وصول کرنے والا یا زکوۃ اکھٹی کرنے والا یا زکوۃ کا نگران و منتظم اور تحریر کرنے والا (سکریٹری) ہے' ان کو زکوۃ کی مد سے تنخواہ ادا کی جا سکتی ہے۔ چاہے وہ غنی ہی ہوں۔ اس لئے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے

لا تحل الصدقة لغنى الا لخمسة لعامل، او رجل اشتراها بماله ، او غارم ، او غاز فى سبيل الله ، او مسكين تصدق عليه منها فاهدى منها لغنى

''غنی کیلئے صدقہ حلال نہیں ہے، مگر پانچ کیلئے صدقہ میں کام کرنے والا (۱) جو آنے والے مال سے اس کو خرید لے، (۲) مقروض انسان، (۳) اللہ کے راستہ میں لڑنے والا (۴) اور مسکین جس کو صدقہ کا مال دیا گیا ہو اور وہ اس میں سے کسی غنی کو ہدیہ دے دے (۵)''۔

(مسند احمد ت شاکر جلد۶/۶۵،ابن ماجہ ت الارناؤوط جلد۳/۴۹)

۴۔جن کے ''دلوں کی تالیف'' مطلوب ہو' اس سے مراد وہ شخص ہے جس کی اسلامی حالت تو کمزور ہو البتہ برادری میں اس کا اثر و رسوخ ہو۔ ایسے

www.alsajda.com

شخص کی دلجوئی کیلئے زکوۃ دی جائے تاکہ وہ اسلام میں پختہ ہو جائے اور لوگوں کیلئے مفید ثابت ہو، یا وہ اس کے شر سے بچ سکیں۔ اسی طرح اس سے مراد وہ کافر بھی ہے جو ایمان اور اسلام کی طلب وطمع میں ہے، اس کو اس کی قوم کو اسلام کی ترغیب کیلئے زکوۃ دینی چاہئے۔

اسی طرح یہ حصہ مصلحت کی خاطر ہر اس شخص کیلئے استعمال ہوسکتا ہے جو کسی بھی صورت میں اسلام اور مسلمانوں کیلئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ بعض صحافت سے تعلق رکھنے والے اصحاب قلم وغیرہ وغیرہ۔

۵۔ گردن آزاد کرنے میں: اس مصرف سے مراد مسلمان غلام ہے چنانچہ زکوۃ کے مال سے اسے خرید کر آزاد کیا جائے، یا غلام ''مکاتب'' ہے زکوۃ سے اس کی کتابت کی اقساط (اس کے مالک کو) ادا کی جائیں، تاکہ وہ آزاد ہو جائے۔

۶۔ مقروض سے مراد ایسا صاحب قرض ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں مقروض نہیں ہوا اور اس کی ادائیگی بہت مشکل ہو تو اسے زکوۃ سے اس قدر دیا جائے کہ قرض کی ادائیگی اس کیلئے آسان ہو جائے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

ولا تحل المسالة الا لثلاث: الذی فقر مدقع او لذی غرم مفضع او لذی دم موجع

سوال صرف تین قسم کے لوگوں کیلئے جائز ہے فقیر کیلئے جو بہت شدت میں ہے۔ (۱) مقروض کیلئے جسے قرض کی وجہ سے بہت پریشانی ہے (۲) اور خون کی دیت کی ذمہ داری دینے والا جو اس کیلئے دکھ کا باعث بن گئی ہے (۳)۔''

(سنن ابوداؤد ارنوؤط جلد۳/۳۱۷، ارواء الغلیل جلد۳/۳۷۰)

www.alsajda.com

۷۔ اللہ کے راستہ میں : اس سے مراد وہ کام ہیں جو اللہ کی رضا اور خوشنودی کے موجب ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد جو دین کی عظمت اور بلندی کیلئے کیا جا رہا ہے، بنا بریں غازی کو زکوۃ دی جا سکتی ہے چاہے وہ غنی ہے۔

اور اس مد میں وہ تمام شعبے آجاتے ہیں جو مصالح شرعیہ عامہ میں اپنا اپنا حصہ اور کردار ادا کر رہے ہیں۔ مثلاً مساجد، شفاخانے، مدارس اور یتامی کیلئے پناہ گاہیں تعمیر کرنا اور انہیں حصول اہداف کیلئے جاری رکھنا۔

۸۔ ابن سبیل : سے مراد وہ مسافر ہے جو اپنے شہر سے دور ہو، چنانچہ سفر میں ضروریات پوری کرنے کیلئے اس کو زکوۃ دی جا سکتی ہے چاہے وہ اپنے علاقہ میں غنی ہی ہو۔ اس لئے کہ اگر سفر میں اس کی ضروریات پوری کرنے کیلئے مال نہیں ہے تو وہ محتاج ہے، البتہ اس کو اگر قرض مل سکتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ قرض حاصل کرے اور اس وقت تک اس کو زکوۃ نہ دی جائے جب تک وہ اپنے علاقہ میں غنی ہے۔

ہم نے ان ۸ مستحقین کا تفصیلاً ذکر خلاصہ کے ساتھ کر دیا ہے تا کہ زکوۃ دینے والوں کو پریشانی درپیش نہ ہو۔ اور وہ خلوص قلب کے ساتھ اپنی زکوۃ ان مستحقین کو پہنچانے میں مددگار رہوں۔

وہ لوگ جن کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی

اللہ کے رسول ﷺ کا گھرانہ اور آل رسول ﷺ کے لوگ، اگر کسی کا صحیح نسب اللہ کے رسول ﷺ سے جا ملتا ہو تو اس کو بھی زکوۃ نہیں دی جا سکتی۔

عن ابی ہریرہؓ قال اخذ الحسن بن علیؓ تمرة من تمر الصدقة فجلعها فی فیه فقال النبی ﷺ (کخ کخ) لیطر حها ثم قال اما

www.alsajda.com

شعرت انا لا نا کل الصدقة

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علیؓ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ''دور کر، دور کر، اسے پھینک دے۔'' پھر فرمایا ''کیا تو جانتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

(صحیح بخاری جلد۲ / ۱۲۷، صحیح مسلم جلد۲ / ۷۵۱)

انٹرنیٹ اور زکوۃ

مالدار اور تندرست شخص کیلئے بھی زکوۃ نہیں دی جاسکتی، والدین کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی اور اولاد کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی، بیوی کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔ یہ تو زیر پرورش لوگ ہیں۔ ہاں اگر بیوی اپنے ذاتی مال سے مالدار ہو تو وہ اپنے غریب اور مفلس شوہر کو زکوۃ دے سکتی ہے۔ اور ایسے فریبی ادارے، سوسائٹیز، سنٹرس الکٹرانک میڈیا Facebook، Twitter، Whatsapp، اور سوشل نٹ ورکنگ سائٹس کی طرف سے پورے زور و شور کے ساتھ جو من مانی Messages دیئے جارہے ہیں اور Donate کرنے کیلئے نئی نئی ترغیبات دی جارہی ہیں کہ ہمارے مرکز ہمارے سنٹرس اور ہمارے مدارس میں زکوۃ دی جائے۔ یہ سارے مکر و فریب کی چالیں ہیں اس میں حقیقت بہت کم پائی جاتی ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون صحیح لے رہے ہیں اور صحیح جگہ پر لگا رہے ہیں۔ (واللہ اعلم)

اس کے برخلاف مدارس جو صرف مال جمع کرنا جانتے ہیں اور اپنے گھر بھر لیتے ہیں امت مسلمہ کے اہم امور جن پر خرچ کرنے کیلئے زکوۃ دینے کا حکم دیا گیا اسے بروئے کار نہیں لاتے۔ تو ایسوں کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی اور وہ فتنہ

www.alsajda.com

پرور علماء جن کی زبانیں شریعت کے اصولوں کو کاٹتی ہیں، جن سے اسلام بدنام ہوا ہو ان کو بھی زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔ زکوۃ ایک مبارک فنڈ ہے جو مستحقین زکوۃ کو دیا جاتا ہے۔ قرآن نے تفصیلاً صراحت کے ساتھ سورہ توبہ کی آیت نمبر ۶۰ میں ذکر کردیا ہے۔ اور ختم المرتبت محمد ﷺ نے اپنے اقوال مبارک سے بہت زیادہ مواد فراہم کرکے اہل باطل کی فریب کاریوں پر روک لگادیا۔ جو لوگ صاحب زکوۃ ہیں انہیں چاہئے سچے اور حق پرست علمائے دین سے رابطہ میں رہیں اور ان کے مخلصانہ مشوروں سے زکوۃ کی تقسیم کا بندوبست کریں۔ اہل علم پر بھی فرض ہے وہ صاحب زکوۃ افراد کی دلجوئی کرے اور انہیں مفید مشورے دے اور زکوۃ کہاں دینا ہے اور کہاں نہیں دینا ہے صاف صاف بتادے۔ اس میں کسی قسم کا ذاتی مفاد نہیں ہونا چاہئے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ زکوۃ کی تقسیم ایسی برباد ہوکے رہ گئی ہے کہ اس کے مستحقین کو نہیں ملتی بلکہ کچھ قزاق لٹیرے اس کو اڑالے گئے۔ مخلص اہل علم اس کی ذمہ داری محسوس کریں اور امت کی راست رہنمائی کریں۔ اللہ عزوجل نظام زکوۃ کو ترقی دے اور صحیح لوگوں تک زکوۃ کو پہنچانے میں مدد کرے۔

☆☆☆

زکوۃ نکالنے کا طریقہ فارم

ہر مسلمان مرد و عورت کے پاس نصاب 52.5 (ساڑھے باون تولے) چاندی یا اس کی مالیت کے برابر واجب قابل زکوۃ اثاثے ہوں تو زکوۃ اس پر فرض ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلے زکوۃ واجب ہونے کی قمری تاریخ کا تعین کرلیں۔ زکوۃ واجب ہونے کی چاند/اسلامی تاریخ

اس تاریخ کو ملکیت میں موجود قابل زکوۃ اثاثوں کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق مالیت کا تعین درج ذیل طریقہ سے کیجئے۔

	قابل زکوۃ اثاثوں کی مالیت	رقم	وہ رقم جو زکوۃ سے کم کرنی ہے Liabilities	رقم
1	موجودہ سونا (کھوٹ کے وزن کے ساتھ لیکن نگینہ کا وزن نکال کر)		اگر قرضہ لیا ہوا ہے (طویل میعادی قرضوں کو نکال کر)	
2	موجودہ چاندی یا چاندی کے برتن			
3	بیچنے کی نیت سے لی گئی زمین/مکان/دکان		یوٹیلٹی بلز، بجلی، گیس وغیرہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے آچکے ہوں	

4	ادھار دیئے گئے نقد یا مال کی صورت / پارٹیوں پر بقایا۔(جس کے واپس آنے کی امید ہو)		ملازمین کی تنخواہیں گزشتہ سال کی زکوۃ کی رقم جوادا نہ کی گئی ہو	
5	غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)			
6	بانڈ کی صورت میں			
7	پرائیوٹ فنڈ اگر حاصل ہو گیا ہو(اصل رقم پر)			
8	بچت سرٹیفکیٹ مثلاً (NFFC, FEBC) وغیرہ (اصل رقم پر)			
9	انشورنس پریمیم کی (اصل رقم پر)			
10	B.C یا کمیٹی سے وصول شدہ رقم			
11	امانت رکھوائی			
12	خام مال کی مالیت فیکٹری یا دوکان میں(موجودہ ریٹ پر)			
13	تیار مال کا اسٹاک فیکٹری یا دوکان میں(موجودہ ریٹ پر)			

14	فلیٹ بک کروایا بیچنے کیلئے (جو اقساط اب تک ادا کر دی ہیں)			
15	کاروبار میں شراکت (قابل زکوۃ اثاثوں کی مالیت)			
16	شیئرز (اصل رقم پر)			
		Total		
	کل مال زکوۃ (رقم)			
	منہا شدہ رقم			
	قابل زکوۃ رقم			
	واجب زکوۃ	X 2.5 /100=		

www.alsajda.com

www.alsajda.com

مدلل حوالہ جات

دور حاضر کے سلف صالحین محدثین کی طرف سے تحقیق شدہ

ارواء الغلیل البانیؒ

التعلقات صحیح ابن حبان البانیؒ

الحادیث معلة طاھرھا شیخ مقبل الحادی

تفسیر طبری جامع البیان تحقیق احمد شاکرؒ

تحفة الاشراف

تراجعات البانیؒ

تمام المنته البانیؒ

الکامل فی التاریخ

ذخیرة الحفاظ ابن القسرانیؒ

سنن ابن ماجه تحقیق البانیؒ

سنن الکبری للنسائیؒ

سنن ابی دائود تحقیق الارناوئوط

سن ابن ماجه تحقیق الارناوئوط

سلسلة الاحادیث الصیحیحه البانیؒ

صحیح سنن ترمذی تحقیق البانیؒ

السنن الکبری للبیهقیؒ

السنن نسائی تحقیق البانیؒ

www.alsajda.com

شرح السنه للبغوی ؒ

شعب الایمان للبیهقی ؒ

صحیح بخاری محمد بن اسماعیل ؒ

صحیح مسلم مسلم بن حجاج ؒ

صحح ترغیب و ترهیب تحقیق البانی ؒ

صحیح ابن خزیمه تحقیق البانی ؒ

صحیح جامع الصغیر تحقیق البانی ؒ

صحیح ابن حبان تحقیق البانی ؒ

صفة الصلاة النبی ﷺ البانی ؒ

صحیح و صعیف ابی داؤد تحقیق البانی ؒ

علل الحدیث لابن ابی حاتم ؒ

فقه السنه للقرضاوی حفظ الله

مسند احمد بن حنبل تحقیق البانی ؒ

مسند شافعی ؒ

معجم الکبیر للطبرانی ؒ

مشکوة المصابیح تحقیق البانی ؒ

مسند احمد ابن حنبل تحقیق الارناوؤط

المختصرالنضیع الاسدی ؒ

مستدرك حاکم ؒ

مسند احمد بن حنبل تحقیق احمد محمد شاکر

www.alsajda.com

www.alsajda.com

محترم قارئین اس کتاب ''روزہ اور زکوۃ'' کے حوالہ جات تحقیق شدہ احادیث سے ہم نے منتخب کئے ہیں جو خالصاً عربی کتب سے لئے گئے ہیں۔

الحمد علی کل حال

....

www.alsajda.com